عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ


# ختم نبوۃ


جلد ۶ ـ شمارہ ۱۷

انٹرنیشنل


## عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات پر ایک نظر

## انعامی مقابلہ ۱ کے نتائج کا اعلان

حضور پاک ﷺ کی بشارت سے میں قادیانیت کے جال میں پھنسنے سے بچ گیا

ایک نیوی افسر کے تاثرات

دینی اور اصلاحی مضامین

## شاہ نواز لمیٹڈ پر قادیان کی آئل فیملی کا عتاب

شاہ نواز کی بیوی، بیٹی اور بیٹے کا قادیانی جماعت سے اخراج

پیلو کی بازیافت
پیلو مسواک
Ham
PEELU TOO
ہمدرد
مسواک سے
ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ تک
پیلو کے موثر اور مجرب اجزا پر مشتمل ایک مکمل طبی ٹوتھ پیسٹ پیش کر کے ہمدرد نے حفظِ دنداں کی دنیا میں بھی اولیت حاصل کر لی ہے۔
پیلو صدیوں سے دانتوں کی صفائی اور مسوڑھوں کی مضبوطی کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ ہمدرد کی تحقیقِ جدید نے پیلو کے ان افادی اجزا اور دوسری مجرب جڑی بوٹیوں سے ایک جامع فارمولے کے مطابق ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ تیار کیا جو پوری طرح دانتوں اور مسوڑھوں کی حفاظت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔
Hamdard
ہمدرد
پیلو ٹوتھ پیسٹ
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں
پیلو کے اوصاف مسوڑھے مضبوط، دانت صاف
آوازِ اخلاق
پاکستان سے محبت کرو۔ پاکستان کی تعمیر کرو
Adarts-HTP-3/85

ہفت روزہ

# ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

| شمارہ نمبر ۱۷ | ۱۵ تا ۲۱ صفر المظفر ۱۴۰۸ھ مطابق ۹ تا ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۷ء | جلد نمبر ۶ |
|---|---|---|



زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون: ۷۲۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے ___ ششماہی -/۵۵ روپے

سہ ماہی -/۳۰ روپے ___ فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ ___ ۴۲۵ روپے

افریقہ ___ ۳۷۵ روپے

یورپ ___ ۳۷۵ "

ایشیا ___ ۳۷۵ "

## سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ___ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ___ پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ___ برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب ___ بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ___ متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ___ جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ___ برطانیہ

حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ___ کینیڈا

حضرت مولانا سعید انگار صاحب ___ فرانس

## اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ___ عبدالرؤف جتوئی

گوجرانوالہ ___ حافظ محمد ثاقب

سیالکوٹ ___ ایم عبدالرحیم شکرگڑھ

مری ___ قاری محمد اسد اللہ عباسی

بہاولپور ___ محمد اسماعیل شجاع آبادی

بھکر/کوٹ ___ حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی

جھنگ ___ غلام حسین

ٹنڈو آدم ___ محمد راشد مدنی

پشاور ___ مولانا نور الحق نور

لاہور ___ طاہر رزاق، مولانا کریم بخش

مانسہرہ ___ سید منظور احمد شاہ آسی

فیصل آباد ___ مولوی فقیر محمد

لیہ ___ حافظ خلیل احمد کروڑ

ڈیرہ اسماعیل خان ___ محمد شعیب گنگوہی

کوئٹہ بلوچستان ___ فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی

شیخوپورہ/ننکانہ ___ محمد متین خالد

ملتان ___ عطاء الرحمان

سرگودھا ___ حافظ محمد اکرم طوفانی

حیدرآباد (سندھ) ___ نذیر احمد طوبی

گجرات ___ چوہدری محمد خلیل

## بیرون ملک نمائندے

قطر ___ قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ___ راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ___

امریکہ ___ چوہدری محمد شریف تگودی • ڈنمارک ___ محمد ادریس • ٹورنٹو ___ حافظ سعید احمد

دوبئی ___ قاری محمد اسماعیل • ناروے ___ میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن ___ عامر رشید

ابوظبی ___ قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ___ محمد زبیر افریقی • سوئٹزرلینڈ ___ آفتاب احمد

لائبیریا ___ ہدایت اللہ • ماریشس ___ محمد اخلاص احمد •

بارباڈوس ___ اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ___ اسماعیل ناخدا •

سوئٹزرلینڈ ___ اے کیو انصاری • ری یونین فرانس ___ عبدالرشید بزرگ •

برطانیہ ___ محمد اقبال • بنگلہ دیش ___ محی الدین خان •

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا ___ طابع: سید شاہد حسن ___ مطبع ... ___ مقام اشاعت ___ دفتر ... پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

# کراچی میں موجود قادیانی گوریلوں کے نام مرزا طاہر کا پیغام

قادیان کی جھوٹی نبوت کی بنیادی استعاروں پر رکھی گئی ہے۔ مدعی نبوت مرزا قادیانی کی کتابیں جن لوگوں کی نظروں سے گزری ہیں وہ اس بات کی تصدیق کریں گے کہ مرزا کی کتابوں میں جگہ جگہ استعارے کا خود ساختہ ڈھکوسلہ استعمال کیا گیا ہے۔ استعارے کا یہ مرض مرزا قادیانی ہی میں نہیں تھا بلکہ اس کی ذریت میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ مرزا طاہر جو آج کل قادیانیوں کا پیشوا بنا ہوا ہے وہ پہلے پہل تو کھل کر اپنی جماعت کو بغاوت پر اکساتا رہا اور اس نے صوبہ سندھ میں افغانستان جیسے حالات پیدا کرنے کی بھی دھمکی دی لیکن اب وہ استعاروں کی زبان میں ہدایت دے رہا ہے۔ مثلاً ضمیمہ ماہنامہ تحریک جدید ربوہ اگست ۱۹۸۷ء میں صفحہ ۲ پر فرقان فورس کراچی (جس کا نیا نام خدام الاحمدیہ ہے) کے مسلح نوجوانوں کو یہ پیغام دیا ہے۔

"اس تاریک دور میں حق (قادیانیت) کی شمع کو روشن اور بلند رکھنا آپ کے مقدر میں لکھا گیا ہے۔ دین برحق (قادیانیت) کو ہر دوسرے دین (مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر) پر غالب کرنا اور غیر اللہ کے تمام قلعوں کو سر کرتے چلے جانا آپ کا نصب العین ہے۔ آج آپ کے سپرد یہ مقدس فریضہ سونپا گیا ہے۔ باطل کے ہر قلعے (غیر قادیانی یعنی مسلمانوں کے قلعے مراد ہیں) کو حق (قادیانیت) کے لئے فتح کر کے اس کے بلند ترین برجوں پر ازلی صداقتوں (یعنی قادیانیوں کی نام نہاد صداقت) کے جھنڈے نصب کریں"

ہم نے ہفت روزہ ختم نبوت کے گزشتہ شمارے میں یہ بتایا تھا کہ کراچی میں ڈیڑھ ہزار تک قادیانی گوریلے سرگرم عمل ہیں مرزا طاہر نے استعارے یا اشارے کنایے کی زبان میں انہیں جو ہدایات جاری کی ہیں ان کے بین السطور پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ بات مرزا قادیانی اور اس کے دو بیٹوں مرزا محمود احمد اور مرزا بشیر احمد ایم اے کی کتب سے صاف اور عیاں ہے کہ وہ اپنے خود ساختہ قادیانی دین کو ہی حق سمجھتے ہیں اس کے علاوہ کوئی بھی مذہب یا دین جو دنیا میں موجود ہے اس کو غلط سمجھتے ہیں۔ خاص طور پر ان کا اولین نشانہ صرف اسلام اور اس کے پیروکار مسلمان ہیں چنانچہ مرزا طاہر سمیت تمام قادیانیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جنہوں نے مرزا قادیانی کا نام بھی نہیں سنا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکے کافر ہیں۔ ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ ایک شخص موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو تو مانتا ہے مگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہیں مانتا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مانتا ہے مگر مرزا قادیانی دجال کو نہیں مانتا وہ بھی نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ہر قادیانی کسی مسلمان کی نماز جنازہ پڑھنا حتیٰ کہ مسلمانوں کے بچوں کی نماز جنازہ میں شرکت کرنا بھی ناجائز سمجھتا ہے۔

ان کے نزدیک چونکہ قادیانی جماعت ہی حق ہے اس لئے اگر کوئی قادیانی قادیانیت چھوڑ کر حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کے ساتھ وابستہ ہو جاتا ہے تو قادیانی اسے مرتد قرار دیتے ہیں چنانچہ تحریک جدید کے مذکورہ بالا ضمیمے میں صفحہ ۵ پر مرزا طاہر کا خطبہ نقل کیا ہے جس میں مرزا طاہر اپنی جماعت میں قحط الرجال کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ

"اگر قحط الرجال ہوتا تو اس وقت ..... جماعت احمدیہ پاکستان کے بہت سے لوگ مرتد ہو چکے ہوتے"

اور چونکہ مرتد کی سزا قتل ہے اس لئے مرزا طاہر اور قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کو نہ ماننے والے یا مان کر پھر جانے والے تمام کے تمام واجب القتل ہیں۔

اس سے یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ قادیانیت ہی کو عین اسلام سمجھتے ہیں۔ جبکہ اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے تو گویا مرزا طاہر اور قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی ملعون کو نہ ماننے والے یا مان کر پھر جانے والے تمام کے تمام واجب القتل ہوئے اس پس منظر میں جب ہم مرزا طاہر کے مذکورہ بالا بیان پر غور کرتے ہیں تو یہ بات واضح

ہوجاتی ہے کہ قادیانی گروپ قادیانیت کی "شمع" کو روشن اور بلند رکھنے قادیانی دین کو اسلام سمیت تمام ادیان پر غالب کرنے مخالف قلعوں کو سر کرنے اور بلند ترین برجوں پر قادیانیت کے جھنڈے نصب کرنے کیلئے میدان عمل میں کود چکے ہیں۔ اب بھی اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ ملک بھر میں ہونے والے تخریب کاری کے واقعات اور کراچی یا حیدرآباد کے ہنگاموں میں قادیانی ملوث نہیں تو وہ یا تو خود قادیانی ہے یا پھر قادیانیوں کا ایجنٹ۔

# لندن میں عالمی مجلس ختم نبوت کانفرنس، پوری دنیا سے دس ہزار مندوبین شریک ہوئے

## قادیانیوں کو مسلمان قرار دینے کی شرط پر امریکی امداد قبول نہیں کریں گے۔ مولانا فضل الرحمٰن

لندن (ختم نبوت رپورٹ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تیسری سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس گذشتہ اتوار کو لندن میں منعقد ہوئی۔ امام کعبہ شیخ محمد بن عبداللہ السبیل، جمعیت علمائے ہند کے صدر مولانا اسعد مدنی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سربراہ مولانا خان محمد و دیگر ممالک کے سرکردہ رہنماؤں کے علاوہ مکہ مکرمہ سے مولانا عبدالحفیظ مکی اور آصف الرحمٰن اور پاکستان سے مولانا فضل الرحمٰن، محمد ضیاء القاسمی، مولانا سید عبدالقادر آزاد، مولانا حافظ عبدالرشید، مولانا نذیر احمد طوفی، مولانا منظور احمد الحسینی، جمعیت اہلحدیث کے ناظم اعلیٰ پروفیسر ساجد میر، مولانا زاہد الراشدی، مولانا منظور احمد، مہر صوبائی اسمبلی پنجاب جیونوٹ، مولانا فداء الرحمٰن اور دیگر رہنماؤں نے کانفرنس میں شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام اس کانفرنس میں برطانیہ، پاکستان، سعودی عرب، بنگلہ دیش، بھارت، افریقہ، کینیڈا اور دیگر ممالک سے ۱۰ ہزار کے قریب مسلمانوں نے شرکت کی اور چالیس سے زائد مقررین نے خطاب کیا۔ کانفرنس کے چیف آرگنائزر لندن مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے کانفرنس کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا مقابلہ بڑی قوتوں امریکہ اور اسرائیل سے ہے جو قادیانیوں کی حمایت کر رہے ہیں۔ مولانا اسعد مدنی نے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ عالمی زبانوں میں ختم نبوت کے بارے میں لٹریچر وسیع پیمانے پر شائع کیا جائے اور خصوصی تربیت کے لئے کورسوں کا اہتمام کیا جائے۔ انہوں نے ختم نبوت فنڈ قائم کرنے کی تجویز بھی پیش کی۔ مولانا فضل الرحمٰن نے اپنے خطاب میں کہا کہ امریکہ اگر پاکستان کی امداد کے لئے قادیانیوں کو مسلمان قرار دینے کی شرط لگاتا ہے تو ہم اس امداد کو قبول نہیں کریں گے۔ مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے کہا کہ قادیانیوں کے عقائد میں یہ بات شامل ہے کہ پاکستان کو ختم کر کے اکھنڈ بھارت دوبارہ قائم کیا جائے اس لئے اس گروہ پر کسی طرح اعتماد نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اس کی سرگرمیوں پر مسلسل نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔

## قراردادیں اور مطالبات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تیسری سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس یہاں ویمبلے سینٹر میں اتوار کو منعقد ہوئی جس میں درج ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

ختم نبوت کانفرنس کا یہ عالمی اجتماع قادیانی سربراہ مرزا طاہر کے بیانات کا شدت سے نوٹ لیتے ہوئے یہ بات محسوس کرتا ہے کہ انہوں نے ملت اسلامیہ کے ساتھ اعلان جنگ کر دیا ہے۔ لہٰذا یہ اجتماع مسلم ممالک کے سربراہوں سے درخواست کرتا ہے کہ قادیانی سازشوں کو ناکام بناتے ہوئے متفقہ لائحہ عمل تیار کرنے کے علاوہ رابطہ عالم اسلامی کے اجلاس منعقدہ ۱۹۷۴ء کے مطابق اپنے اپنے ممالک میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیتے ہوئے ان کی تمام سرگرمیوں پر پابندی لگائیں۔ یہ اجتماع تمام اسلامی حکومتوں میں اور خصوصاً بنگلہ دیش اور انڈونیشیا میں مختلف قادیانی سرگرمیوں پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ان حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیں۔ یہ اجلاس ان تمام اسلامی عرب ممالک کا انتہائی مشکور ہے۔ جنہوں نے اپنے اپنے ملکوں میں قادیانیوں کو کافر قرار دے کر انہیں اقلیت قرار دے دیا ہے جیسے پاکستان، سعودی عرب، مصر، لیبیا، عراق، اور امارات وغیرہ نیز یہ اجتماع تمام عرب ممالک سے مطالبہ کرتا ہے کہ تمام قادیانیوں کو اپنے ملکوں سے نکال دیں۔ اس لیے کہ ان کے تعلقات تمام اسلام دشمن طاقتوں خصوصاً اسرائیل سے نہایت گہرے ہیں۔ یہ اجلاس ان تمام دینی اداروں، تنظیموں، رسائل و جرائد کا بھی مشکور ہے۔ جو ختم نبوت کے عقیدہ کے تحفظ کو اہمیت دے کر اس کے لیے کوشاں ہیں۔ اور قادیانیوں کے فتنہ سے امت اسلامیہ کو بچانے کے لیے ہر ممکن محنت کر رہے ہیں۔ خصوصاً رابطہ عالم اسلامی، جامعۃ الازہر اور دارالعلوم دیوبند وغیرہ وغیرہ۔ ختم نبوت کانفرنس کا عالمی اجتماع مغربی افریقہ میں واقع حکومت بینن، اور ڈنمارک کی حکومت کے اس اقدام کو تحسین کی نظر سے دیکھتا ہے، جس کے تحت انہوں نے ملت اسلامیہ کے موقف کو تسلیم کرتے ہوئے قادیانیوں کی غیر مسلم حیثیت تسلیم کر لی ہے اور انہیں مسلم تنظیموں کی فہرست سے خارج کر دیا ہے۔ یہ اجتماع برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، یورپ، افریقہ کے تمام ملکوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ چونکہ امت مسلمہ کے نزدیک قادیانی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لیے مسلمانوں کے جذبات کا احساس کرتے ہوئے انہیں بھی بینن اور ڈنمارک کی حکومتوں کی تقلید کرنی چاہیے۔ یہ اجتماع پوری دنیا کے ملکوں خصوصاً مغربی جرمنی، امریکہ، کینیڈا، ناروے، سویڈن کی حکومتوں پر واضح کر دینا چاہتا ہے کہ پاکستان

باقی صفحہ ۲ پر

# مال کی کثرت کیا رنگ لاتی ہے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ

(۲) حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا کہ جنت میں نہ تو چال باز (دھوکہ باز) داخل ہوگا نہ بخیل، نہ صدقہ کرکے احسان رکھنے والا۔

فائدہ: علماء نے ارشاد فرمایا ہے کہ ان صفات کے ساتھ کوئی شخص بھی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ اگر کسی مؤمن میں یہ بری صفات خدانخواستہ پائی جاتی ہوں گی تو اوّل تو حق تعالیٰ شانہٗ اس کو دنیا ہی میں اُن سے توبہ کی توفیق عطا فرما دیں گے، اور اگر یہ نہ ہوا تو اوّل جہنم میں داخل ہوکر ان صفات کا تخفیہ ہونے کے بعد جنت میں داخل ہو سکے گا۔ لیکن جہنم میں داخل ہونا، چاہے تھوڑی دیر کے لیے ہو، کیا کوئی معمولی اور آسان کام ہے؟ دُنیا کی آگ میں تھوڑی دیر کیلئے ڈالا جانا کیا اثرات پیدا کرتا ہے۔ حالانکہ یہ آگ جہنم کی آگ کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دنیا کی آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا، کہ حضورؐ یہ آگ کیا کچھ کم ہے۔ یہ تو خود ہی بہت کافی اذیت پہنچانے والی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ وہ اس سے انہتّر درجہ بڑھی ہوئی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ جہنم میں سب سے کم عذاب والا شخص وہ ہوگا، جس کو جہنم کی آگ کی صرف دو جوتیاں پہنائی جائیں گی، اور ان کی وجہ سے اس کا دماغ اس طرح جوش مارے گا جیسا کہ ہنڈیا آگ پر جوش مارتی ہے: (مشکوٰۃ)

ایک حدیث میں آیا کہ اللہ جل شانہٗ نے جنتِ عدن کو اپنے دستِ مبارک سے بنایا پھر اس کو آراستہ اور مزین کیا۔ پھر فرشتوں کو حکم فرمایا کہ اس میں نہریں جاری کریں اور پھل اس میں لٹکائیں۔ جب حق تعالیٰ شانہٗ نے اس کی زیب و زینت کو ملاحظہ فرمایا تو ارشاد فرمایا، کہ میری عزت کی قسم، میرے جلال کی قسم، میرے عرش پر بلندی کی قسم، تجھ میں بخیل نہیں آسکتا۔ (کنز)

(۳) حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، حضورؐ کعبہ شریف کی دیوار کے سایہ میں تشریف رکھتے تھے۔ مجھے دیکھ کر حضورؐ نے فرمایا کہ کعبہ کے رب کی قسم وہ لوگ بڑے خسارہ میں ہیں، میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان، کون لوگ؟ حضورؐ نے فرمایا کہ جن کے پاس مال زیادہ ہوگا مگر وہ لوگ جو اس طرح اس طرح (خرچ کریں، اپنے دائیں سے بائیں سے آگے سے پیچھے سے لیکن ایسے آدمی بہت کم ہیں۔

فائدہ: حضرت ابوذرؓ زاہدین صحابہ میں ہیں جیسا کہ پہلے بھی گذر چکا ہے۔ ان کو دیکھ کر یہ ارشاد حقیقۃً ان کی تسلّی تھی کہ اپنے فقر و زہد پر کسی وقت بھی خیال نہ کریں۔ یہ مال و متاع کی کثرت فی ذاتہٖ کوئی محبوب چیز نہیں بلکہ بڑے خسارے اور نقصان کی چیز ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ اللہ جل شانہٗ سے غفلت کا سبب بنتی ہے۔ روزمرّہ کا مشاہدہ ہے کہ بغیر تنگدستی کے اللہ کی طرف بہت ہی کم ہوتا ہے البتہ جن لوگوں کو اللہ جل شانہٗ نے توفیق دی اور وہ ضرورت کے مواقع میں جہاں اور جس طرف ضرورت ہو، چاروں طرف بخشش کا ہاتھ پھیلاتے ہوں، اُن کے لیے مال مُضر نہیں ہے۔ لیکن حضورؐ نے خود ہی ارشاد فرمایا کہ ایسے آدمی کم ہیں۔ عام طور سے یہی ہوتا ہے کہ جہاں مال کی کثرت ہوتی ہے فسق و فجور، آوارگی عیاشی اپنے ساتھ لاتی ہے اور بے جا خرچ کرنا، نام و نمود پر صرف کرنا تو دولت کے ادنیٰ کرشموں میں سے ہے۔ بیاہ شادیوں اور دوسری تقریبات پر بے جا، اور بے محل ہزاروں روپیہ خرچ کر دیا جائے گا لیکن اللہ کے نام پر ضرورت مندوں اور بھوکوں پر خرچ کرنے کی گنجائش ہی نہ نکلے گی۔

ایک حدیث میں ہے کہ جو لوگ دنیا میں زیادہ مالدار ہیں وہی لوگ آخرت میں کم سرمایہ دار ہیں، مگر وہ شخص جو حلال ذریعہ سے کمائے اور یوں یوں خرچ کر دے (کنز)

پہلی حدیث کی طرح یوں یوں کا اشارہ اِدھر اُدھر خرچ کرنے کی طرف ہے، حقیقت میں مال اسی کے لیے زینت اور عزت ہے۔

## جوشِ ایمان

تحریر: محمد فہیم، ظاہر پیر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے پاس آیا۔ جس کے پاس ایک تھیلا تھا اس تھیلے میں حضرت امیر شریعت کی تصویر چھپا رکھی تھی اور آکر آپؒ کے پاس بیٹھا اور کہا شاہ جیؒ! کیا فوٹو کھنچوانا بھی جائز ہے؟

آپؒ نے فرمایا نہیں بالکل نہیں۔

پھر اس شخص نے آپ کی جو تصویر چھپا رکھی تھی نکالی اور کہنے لگا یہ دیکھو یہ آپؒ کی تصویر ہے پھر آپؒ نے اس شخص کے ہاتھ سے تصویر چھین لی اور اس کو یعنی اپنی تصویر کو پہلے تو خوب جوتے لگائے اور پھر ٹکڑے ٹکڑے کرکے آگ میں ڈال دیا۔ اب تو وہ آدمی بڑا حیران ہوا اور شاہ جیؒ سے معذرت کرنے لگا اور پھر واپس چلا گیا۔

# ختم نبوۃ اور اس کا مفہوم

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہٗ

مرسلہ محمد اقبال قریشی ہارون آباد

ماکان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ وخاتم النبیین ○ (محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں) (خاتم النبیین میں) آپ کی مخصوص شان اور تمام انبیاء علیہم السلام پر آپ کا فائق ہونا واضح کیا گیا لفظ خاتم میں دو قرأتیں ہیں امام حسنؒ اور عاصمؒ کی قرأت میں خاتم لفتح تاء ہے اور دوسرے ائمہ قرأت خاتم بکسر تاء پڑھتے ہیں حاصل معنی دونوں کا ایک ہی ہے یعنی جو انبیاء کو ختم کرنے والے کیونکہ خاتم لفتح التاء ہو یا بکسر التاء دونوں کے معنی آخر کے بھی آتے ہیں اور مہر کے معنی میں بھی یہ دونوں لفظ استعمال ہوتے ہیں اور نتیجہ دوسرے معنی کا بھی وہی آخر کے معنی ہوتے ہیں کیونکہ مہر کسی چیز پر بند کرنے کیلئے آخر ہی میں کی جاتی ہے لفظ خاتم بالکسر والفتح دونوں کے معنی لغت عربی میں تمام کتابوں میں مذکور ہیں۔

امام راغب نے مفردات القرآن میں فرمایا، ور وخاتم النبوۃ ای تمھا بمجیئہ یعنی آپ کو خاتم نبوت اسی لئے کہا گیا کہ آپؐ نے نبوت کو اپنے تشریف لانے سے ختم اور مکمل کر دیا ہے۔

اور محکمہ ابن سیدہ میں ہے وخاتم کل شئی وخاتمتہ وعاقبتہ واخرہ یعنی ہر چیز کا خاتم اور خاتم اس کے انجام اور آخر کو کہا جاتا ہے۔ خلاصہ معنی دونوں صورتوں میں یہی ہے کہ آپؐ ختم کرنے والے ہیں انبیاء کے یعنی سب کے آخر اور بعد میں مبعوث ہوئے ہیں۔

صفت خاتم الانبیاء ایک ایسی صفت ہے جو تمام کمالات نبوت و رسالت میں آپؐ کی اعلیٰ فضیلت اور خصوصیت کو ظاہر کرتی ہیں کیونکہ عموماً ہر چیز میں تدریجی ترقی ہوتی ہے اور انتہا پر پہنچ کر اس کی تکمیل ہوتی ہے اور جو آخری نتیجہ ہوتا ہے وہی اصل مقصود ہوتا ہے قرآن کریم نے خود واضح کر دیا ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی یعنی آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے۔

انبیائے سابقین کے دین بھی اپنے اپنے وقت کے لحاظ سے مکمل تھے کوئی ناقص نہ تھا لیکن کمال مطلق اسی دین مصطفیٰؐ کو حاصل ہوا جو اولین و آخرین کیلئے حجت اور قیامت تک چلنے والا دین ہے۔

اس جگہ صفت خاتم النبیین کے اضافہ سے اس مضمون کی اور بھی زیادہ وضاحت اور تکمیل ہو گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منقطع النسل کہنا جہالت ہے جبکہ ساری امت کے باپ ہونے کی حیثیت سے آپ متصف ہیں کیونکہ لفظ خاتم النبیین نے یہ بھی بتلا دیا کہ آپؐ کے بعد قیامت تک آنے والی سب نسلیں اور قومیں آپؐ ہی کی امت میں شامل ہوں گی، اس وجہ سے آپؐ کی امت کی تعداد بھی دوسری امتوں سے زیادہ ہو گی اور آپؐ کی روحانی اولاد دوسرے انبیاء کی نسبت سے بھی زیادہ ہو گی۔

صفت خاتم النبیین نے یہ بھی بتلا دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت اپنی اولاد روحانی یعنی پوری امت کو دوسرے تمام انبیاء سے زیادہ ہوگی اور آپؐ قیامت تک پیش آنے والی ضرورتوں کو واضح کرنے کا پورا اہتمام فرمائیں گے کیونکہ آپؐ کے بعد کوئی نبی اور کوئی وحی دنیا میں آنے والی نہیں بخلاف انبیاء سابقین کے کہ ان کو اس کی فکر نہ تھی وہ جانتے تھے کہ جب قوم میں گمراہی پھیلے گی تو ہمارے بعد دوسرے انبیاء آکر اس کی اصلاح کر دیں گے مگر خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فکر لاحق تھی کہ قیامت تک امت کو جن حالات سے سابقہ پڑے گا، ان سب حالات کے متعلق ہدایات امت کو دے کر جائیں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث شاہد ہیں۔ آپ کے بعد جو لوگ قابل اقتداء آنے والے تھے اکثر ان کے نام لے کر بتلا دیا ہے۔ اسی طرح جتنے گمراہی کے علمبردار ہیں، ان کے حالات اور پتے ایسے کھول کر بتلا دیئے کہ ذرا غور کرنے والے کو کوئی اشتباہ باقی نہ رہ جائے۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ”میں نے تم کو ایسے روشن راستہ پر چھوڑا ہے جس میں رات دن برابر ہیں کسی وقت بھی گمراہی کا خطرہ نہیں“

اس آیت میں یہ بات بھی قابل نظر ہے کہ اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بصفت رسول آیا ہے اس کے لئے بظاہر مناسب یہ تھا کہ آگے خاتم الرسل یا خاتم المرسلین کا لفظ ہوتا مگر قرآن حکیم نے اس کے بجائے خاتم النبیین کا لفظ استعمال فرمایا۔ وجہ یہ ہے کہ جمہور علماء کے نزدیک نبی اور رسول میں ایک فرق ہے۔ وہ یہ کہ نبی تو ہر اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کو حق تعالیٰ اصلاح خلق کیلئے مخاطب فرمائیں اور اپنی وحی سے مشرف فرمائیں خواہ اس کے لئے کوئی مستقل کتاب اور مستقل شریعت تجویز کریں یا پہلے ہی کسی نبی کی کتاب و شریعت کے تابع لوگوں کو ہدایت کرنے پر مامور ہو جیسے حضرت ہارون علیہ السلام حضرت

موسیٰ علیہ السلام کی کتاب و شریعت کے تابع ہدایت کرنے پر مامور تھے۔ اور لفظ رسول خاص اس نبی کیلئے بولاجاتا ہے جس کو مستقل کتاب و شریعت دی گئی ہو۔ اسی طرح لفظ نبی کے مفہوم میں بہ نسبت لفظ رسول کے عموم زیادہ ہے تو آیت کا مفہوم یہ ہوا کہ آپؐ انبیاء کے ختم کرنے والے اور سب سے آخر میں ہیں خواہ وہ صاحب شریعت نبی ہوں یا صرف پہلے نبی کے تابع، اس سے معلوم ہوا کہ نبی کی جتنی قسمیں اللہ کے نزدیک ہو سکتی ہیں وہ سب آپؐ پر ختم ہو گئیں آپؐ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا امام ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں فرمایا۔

"یعنی یہ آیت صریح ہے اس عقیدہ کیلئے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں اور جب نبی نہیں تو بدرجہ اولیٰ رسول بھی نہیں کیونکہ لفظ نبی عام اور لفظ رسول خاص ہے اور یہ وہ عقیدہ ہے جس پر احادیث متواترہ شاہد ہیں۔ جو صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی جماعت سے ہم تک پہنچی ہیں"

اس آیت کی لفظی تشریح میں کسی قدر تفصیل سے اس سے کام لیا گیا کہ ہمارے ملک میں مرزا قادیانی مدعی نبوت نے اس آیت کو اپنے راستہ کی رکاوٹ سمجھ کر اس کی تفسیر میں طرح طرح کی تحریفات اور احتمالات پیدا کئے ہیں۔ مذکورالصدر تقریر سے الحمدللہ ان سب کا جواب ہو گیا ہے مسئلہ ختم نبوت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا اور آپؐ کا آخری پیغمبر ہونا آپ کے بعد کسی نبی کا دنیا میں مبعوث نہ ہونا، اور ہر مدعی نبوت کا کاذب و کافر ہونا، ایسا مسئلہ ہے جس پر صحابہ کرامؓ سے لے کر آج تک ہر دور کے مسلمانوں کا اجماع و اتفاق رہا ہے۔ اس لئے ضرورت نہ تھی کہ اس پر کوئی تفصیلی بحث کی جائے لیکن قادیانی فرقہ نے اس مسئلہ میں مسلمانوں کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کیلئے بڑا زور لگایا ہے۔ سینکڑوں چھوٹی کتابیں شائع کر کے کم علم لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے اس سے احقر نے اس مسئلہ کی پوری تفصیل ایک مستقل کتاب "ختم نبوت" لکھ دی ہے جس میں ایک سو آیات، دو سو سے زاید احادیث اور سینکڑوں اقوال و آثار، سلف و خلف سے اس مسئلہ کو پورا واضح کر دیا ہے اور قادیانی دجل کے شبہ کا مفصل جواب دیا ہے یہاں اس میں سے چند ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں۔

آپؐ کا خاتم النبیین ہونا، آخر زمانہ میں عیسٰی علیہ السلام کے نزول کے منافی نہیں۔

چونکہ قرآن کریم کی متعدد آیات و احادیث متواترہ سے یہ ثابت ہے۔

کہ قیامت سے پہلے آخر زمانہ میں حضرت عیسٰی علیہ السلام پھر دنیا میں تشریف لائیں گے اور دجال اعظم کو قتل کریں گے اور اس وقت ہر گمراہی کو ختم کریں گے جسکی تفریح احقر کے رسالہ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح میں مذکور ہے۔

مرزائی قادیانی نے عیسٰی علیہ السلام کا زندہ آسمان میں اٹھایا جانا اور پھر آخر زمانہ میں تشریف لانا جو قرآن و سنت کی بے شمار نصوص سے ثابت ہیں ان کا انکار کر کے خود مسیح موعود ہونے کا دعوٰی کیا اور استدلال میں یہ پیش کیا کہ حضرت عیسٰی بن مریم جو نبی اسرائیل کا پھر دنیا میں آنا تسلیم کیا جائے تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے منافی ہوگا۔

جواب بالکل واضح ہے کہ خاتم النبیین اور آخرالنبیین

# کوئی آیا ہے نہ آئے گا نبی آپؐ کے بعد

عبدالحق تمنا

دین میں کوئی کمی رہ نہ گئی آپؐ کے بعد
اور نبیوں کی ضرورت، نہ رہی آپؐ کے بعد
کبھی اُتری ہے نہ اُترے گی وحی آپ کیبعد
کوئی آیا ہے نہ آئے گا نبی آپؐ کے بعد
رہنمائی کے لئے آپؐ کی سیرت کی نظیر
ہر مسلماں کی نگاہوں میں رہی آپؐ کے بعد
پیش گوئی بھی ہوئی آپؐ کی یہ بھی ثابت
آئے دنیا میں کئی جھوٹے نبی آپؐ کے بعد
آپ سا پاک بشر آپ سا کامل انساںؐ
نہ ہوا آپؐ سے پہلے نہ کبھی آپؐ کے بعد
مرتد و کافر و زندیق، سمجھتا ہوں اُسے
مدعی ہو جو نبوت کا کوئی آپؐ کے بعد

## تحریک ۵۳ء کے بعد

# حضرت امیر شریعتؒ کی ایک تقریر

مرسلہ: محمد شریف ستو ٹنڈو غلام علی

تحریک ختم نبوت کے بعد امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی پہلی تقریر تھی۔ عوام اور حکام دونوں کے کان آپ کی تقریر کے منتظر تھے۔ خطبہ مسنونہ سے پہلے فرمایا۔ ارشاد خداوندی ہے کہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ اور حدیث رسول اللہ: انا خاتم النبیین لا نبی بعدی، کے بعد میں کیسے کہوں کہ کوئی دوسرا نبی آسکتا ہے۔ میری اب بھی تو یہی رائے ہے کہ حضور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ان کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے گا میں اسے انسان بھی کہنے کے لیے تیار نہیں۔ میں تختہ دار پر بھی یہی کہوں گا کہ حضور خاتم النبیین ہیں۔ تمہارا قانون میرا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ اب رہ بھی کیا گیا ہے۔ (بڑھاپا تھا) جو بگاڑ لوگے۔ ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ بھی میاں (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عزت پر نثار ہو جائے تو جان چھوٹے۔ اس کے بعد آپ نے خطبہ مسنونہ پڑھا اور فرمایا:

"جس دھندے کو ہم لے کر بیٹھے ہیں وہ کیا چیز ہے مثال کے طور پر عرض کرتا ہوں، کسی کے مکان کی چھت ٹپکنے لگے تو اس نے اپنے مکان کی پچھلی طرف سے لیپا شروع کیا ہے یہ آج کی نئی بات نہیں چودہ سو برس سے امت اس پر ڈٹی رہی ہے۔ اس وقت (۱۹۵۵) دنیا کی آبادی میں مسلمان تقریباً پچھتر کروڑ ہیں۔ حضورؐ کے عہد سے لے کر اس وقت تک کتنے پیوند خاک ہو گئے۔ ان میں کتنے صحابی، تابعی، ولی، غوث، قطب، فقیہ، امام اور بزرگ گذر رہے۔ تمام امت کے اولیا لاکھوں صحابہ سب اس عقیدے پر ڈٹے رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کسی کو نہیں ملی کوئی ماں نہیں ہے جو نبی جنتی ہو"

اللہ ایک ہے، وہ کسی کا محتاج نہیں ہم سب اس کے محتاج ہیں۔ یہ بنیادی عقیدہ ہے۔ آمنہ کا بیٹا، عبد اللہ کے گھر کا چاند، عبد المطلب کا پوتا، صدیق اکبرؓ اور عمر ابن خطابؓ کا داماد، عثمانؓ اور علیؓ کا خسر، حسینؓ کا نانا، فاطمہؓ کا ابا، جس کا نام نامی ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جن کے بعد کوئی نبی نہیں، پیغمبر کوئی نہیں۔ مسلمان اس وقت اس عقیدے پر کھڑے ہیں اور اربوں پیوند خاک ہو چکے ہیں۔ صاحب فکر و عمل، علم و ہمت، صاحب فہم و فراست پیدا ہوئے۔ اور پیوند خاک ہو گئے وہ اس عقیدے پر قائم رہے اللہ نے فرمایا، ہم نے آپ کو تمام آدمیوں کے لیے خوشخبری سنانے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور فرمایا کہ اے نبی! اعلان کر دو کہ مسلمان جہاں کہیں بھی ہوں۔ اور جس زمانے میں بھی ہوں اور جب بھی ہوں زمین پر، چاند پر، مریخ پر، مشرق میں، مغرب میں، اوپر، تحت الثریٰ میں اعلان کر دیجئے اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں تو سب کی طرف پیغمبر بن کر آیا ہوں، جی چاہے مانو، جی چاہے نہ مانو یہ ہے اصل عقیدہ۔

اب اگر قرآن میں خاتم النبیین کی آیات نہ بھی ہوں تو بھی لفظ کافی تھا عقیدہ عقد سے، اور عقد کہتے ہیں دل کی گرہ کو۔ قرآن سینہ بہ سینہ حضور سے صحابہؓ تک پڑھتے پڑھاتے ہمیں وراثت میں ملا ہے۔ عقیدے کے بغیر عمل بھی نہیں ہوتا۔ برا ہو یا بھلا، اور عشق کا نام ہی عقیدہ ہے۔ نماز کی فوقیت دل میں نہ ہو تو وضو کیوں کرے۔ توحید بڑی چیز ہے، لیکن ختم نبوت اگر اس سے نکال دو تو یہ بھی کچھ نہیں رہتی۔ ماننے کو تو مکے کے لوگ بھی خدا کو مانتے تھے۔ چاہے عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا، اور یہودی عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا، کعبے میں تین سو ساٹھ (۳۶۰) خدا رکھے تھے اور ننگے ہو کر طواف کعبہ کرتے تھے۔

جب اللہ کی رحمت جوش میں آئی تو اللہ کے گھر میں چاند نکلا، کعبہ میں جھاڑو دی، اللہ کا نام بلند کیا اور فرمایا کہ تم لوگ بڑھ چڑھ کر ان کو خدا بناتے ہو، یہ سب جھوٹے ہیں۔

نبوت کا مقام تو بہت ہی بڑا مقام ہے۔ ذرا کریکٹر تو دیکھو حیا کے مارے کبھی نگاہ نہیں اٹھتی۔ یہ تو نبوت کی بات تھی۔ میرے مرشد حضرت مولانا رائے پوریؒ دس سال کے بعد ضلع سرگودھا میں اپنے گھر آئے تو بڑی حقیقی ہمشیرہ کو نہ پہچانا۔ جب تک کہ انہوں نے بات نہ کی۔ حضرت فرماتے تھے بچپن ہی سے میں نے انہیں نظر اٹھا کر نہیں دیکھا، یہ شرم و حیا کی بات ہے۔

ہم خدا کو جانتے ہی نہیں، محمدؐ کو جانتے ہیں۔ ابوجہل صدیق اکبرؓ کے پاس آیا اور کہا کبھی کوئی آسمان پر گیا ہے؟ صدیق اکبرؓ نے فرمایا "نہیں" ابوجہل نے کہا "تیرا یار کہتا ہے میں وہاں سے ہو آیا ہوں"۔ صدیق اکبرؓ نے فرمایا "تو وہ سچ کہتا ہے۔ اس نے کبھی جھوٹ نہیں کہا۔"

اسلام کی بنیاد مسئلہ ختم نبوت پر ہے جب حضورؐ نے فرمایا لا نبی بعدی لا رسول بعدی ولا امت بعدکم، تو وہ سے لے کر آج تک اور آج سے لے کر حشر کے گرم ہونے تک کوئی نہیں جو عقیدہ بدلے۔ ہم اس کو لے اٹھے ہیں، اس کا کسی ملکی معاملات سے کوئی تعلق نہیں۔

کفر کا یہ پروگرام کوئی آج کا نہیں ہے جب سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تب سے مسیلمہ کذاب پیدا ہو شروع ہوئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے سات ہزار حافظ قرآن صحابہؓ کو ختم نبوت کی خاطر شہید کروایا تھا۔

باقی صفحہ ۱۲ پر

بقیہ: عقیدۂ ختم نبوت

کے معنی یہ ہیں کہ آپؐ کے بعد کوئی شخص عہدہ نبوت پر فائز نہ ہوگا۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپؐ سے پہلے جس کو نبوت عطا ہو چکی ہے انکی نبوت سلب ہو جائے گی یا ان میں سے کوئی اس عالم میں پھر نہیں آسکتا۔ البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو بھی آپؐ کی امت میں اصلاح وتبلیغ کیلئے آئے گا وہ اپنے منصب نبوت پر قائم ہوتے ہوئے اس امت میں اصلاح کی خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہی کے تابع انجام دے گا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں تصریح ہے۔ امام ابن کثیرؒ نے اسی آیت کی تفسیر میں فرمایا "یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے سے یہ مراد ہے کہ وصف نبوت آپؐ کے بعد منقطع ہوگیا۔ اب کسی کو یہ وصف اور منصب نہیں ملے گا۔ اس سے اس مسئلہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ جس پر امت کا اجماع ہے اور قرآن اس پر ناطق ہے اور حدیث رسول جو تقریباً درجہ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں اس پر شاہد ہیں وہ یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں نازل ہوں گے کیونکہ ان کو نبوت اس دنیا میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مل چکی تھی۔"

**بقیہ: چھپا دشمن**

عبادت کی حلاوت پاؤں اور جب سے میں مسلمان ہوا ہوں نے سیر ہو کر نہیں پیا۔ اس لئے کہ مجھے اپنے پروردگار کی ملاقات کا اشتیاق ہے۔ امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ بہت کھانے سے فہم وفراست وعلم ختم ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ پیٹ بھرنے سے ذہانت ختم ہو جاتی ہے۔ بعض صالحین نے یہ مثال دی ہے کہ معدہ ہنڈیا کی طرح ہوتا ہے جس سے دل ابلنے لگتا ہے اور بخارات اس کی طرف آجاتے ہیں چنانچہ بخارات کی زیادتی سے اس میں تکدر اور سیاہی آجاتی ہے۔ ہم سب مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نفس کے شر سے بچانے اور جو علاج بتایا ہے اس پر عمل کی توفیق دے

حاصل مطالعہ — مولانا رشید الدین حمیدی

# ○ بدترین علماء ○ میں جبریل ہوں ○ حضرت حماد کا ارشاد

## بدترین علماء

خدا تعالیٰ کے نزدیک بدترین علماء وہ ہیں جو امراء و رؤساء کے پاس جاتے ہیں۔ اور بہترین امراء و رؤساء وہ ہیں جو علماء کے پاس جاتے ہیں علماء پیغمبروں کے امین ہیں بشرطیکہ وہ امانت میں خیانت نہ کریں اور بادشاہوں سے خلط ملط نہ کریں

## حضرت حمادؒ کا ارشاد

مقاتل بن صالح فرماتے ہیں کہ ایک دن حماد بن سلمہ کے پاس میں بیٹھا ہوا تھا ان کے گھر میں ایک ٹوٹا ایک بوریا اور ایک قرآن پاک تھا کسی نے دروازے پر دستک دی۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ خلیفہ وقت محمد بن سلیمان ہیں آپ نے ان کو اندر بلالیا جب وہ آکر بیٹھ گئے تب حضرت حمادؒ سے کہا کہ آپ کو دیکھ کر میرے دل میں خوف پیدا ہو جاتا ہے۔ حضرت حمادؒ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایسے آدمی سے ہر شخص ڈرتا ہے جو علم صرف خدا کے لئے حاصل کرتا ہے۔ اور جو شخص دنیاوی مقصد کے لئے علم حاصل کرتا ہے وہ خود سب سے ڈرتا ہے۔

## میں جبریل ہوں

ایک شہر میں ایک بہت نیک بڑھیا رہتی تھی اور نماز پڑھتی تھی۔ اس کا ایک بیٹا تھا جو صرافہ کا کام کرتا تھا مگر بہت شرابی فاسق وفاجر قسم کا آدمی تھا۔ دن کو تو دکان میں مصروف رہتا شام کو روپوں کی تھیلی اپنی والدہ کے پاس رکھ کر شراب خانے کی راہ لیتا۔

ایک مرتبہ ایک چور نے سوچا کہ رات کو گھر میں گزارنا چاہیے اس کی تھیلی اڑانی چاہیے چنانچہ وہ اس کے پیچھے چلتا رہا اور اس طرح گھر میں داخل ہو گیا کہ اس کو خبر نہ ہو سکی اس نے تھیلی ماں کو دی اور اپنی راہ لی۔

بڑھیا اس مکان میں تنہا تھی۔ ایک کمرہ ایسا تھا جس کی دیواروں پر ساکھو کے تختے جڑے ہوئے تھے اور دروازہ لوہے کا تھا۔ وہ اپنی تھیلی اور دوسرا قیمتی سامان اس میں رکھتی تھی۔ چنانچہ اس نے تھیلی اس کمرے میں دروازے کے پیچھے رکھی اور وہیں بیٹھ گئی اور افطار وغیرہ کا سامان بھی اپنے سامنے رکھ لیا چور نے یہ سمجھا کہ اب یہ تالا لگا کر سو جائے گی اور دروازہ کو تک کے تھیلی لے جاؤں گا مگر جب وہ افطار کر چکی تو نماز شروع کر لی اور نماز اتنی لمبی ہو گئی کہ آدھی رات ہو گئی اب تو چور کو پریشانی ہوئی کہ اس طرح کہیں صبح نہ ہو جائے چنانچہ گھر میں پھرا تو وہاں اس کو ایک لنگی اور بخور ہاتھ لگ گئے اس نے لنگی باندھی اور بخور سلگا کر سیڑھی سے اترنا شروع کر دیا اور اپنی آواز بہت موٹی بنا کر نکالنے لگا تاکہ بڑھیا گھبرا جائے مگر وہ بہت دلیر تھی سمجھ گئی کہ چور ہے پھر کانپتی ہوئی اور گھبرائی ہوئی آواز میں کہا کہ کون ہے؟

چور نے کہا کہ میں جبریل ہوں رب العالمین نے مجھے بھیجا ہے تاکہ تیرے فاسق وفاجر بیٹے کی اصلاح کروں بڑھیا نے بظاہر بہت گھبرا کر اور اپنے اوپر غشی کی سی کیفیت طاری کر کے کہا کہ اے جبریل میں تجھ سے درخواست کرتی ہوں کہ اس کے ساتھ نرمی کرنا کیونکہ وہ میرا اکلوتا لڑکا ہے۔

چور نے کہا کہ میں اس کو قتل کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا ہوں۔

بڑھیا: پھر کس لئے بھیجا گیا ہے

چور: اس لئے کہ اس کی تھیلی لے کر اس کے دل کو

بچ پہنچا دوں پھر جب وہ توبہ کرے تو میں اسے واپس دیدوں

بڑھیا: اچھا جبریل اپنا کام کرو، جو حکم دیا گیا ہے اس کی تعمیل کرو۔

چور: تم دروازے سے ہٹ جاؤ!

بڑھیا: بہت اچھا

چور نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ جب وہ قیمتی سامان اور عمدہ قسم کے کپڑوں وغیرہ کی گٹھڑی بنانے میں مشغول ہو گیا تو بڑھیا نے آہستہ آہستہ دبے پاؤں جا کر دروازہ بند کر کے کنڈی لگا دی اور قفل ڈال دیا اب تو چور کو موت نظر آنے لگی ادھر اُدھر دیکھا نقب لگانے کی سوچی مگر جب کوئی صورت ممکن نظر نہیں آئی تو بولا،

چور: بڑھیا: دروازہ کھول تاکہ میں باہر نکلوں کیونکہ تیرا بیٹا نصیحت قبول کر چکا ہے۔

بڑھیا: اے جبریل مجھے ڈر ہے کہ میں کواڑ کھولوں تو تیرے نور کے ملاحظہ سے کہیں میری بینائی نہ جاتی رہے۔

چور: میں اپنے نور کو بجھا دوں گا۔ تاکہ تیری آنکھیں ضائع نہ ہوں۔

بڑھیا: اے جبریل تیرے لئے کیا مشکل ہے تو چھت سے نکل جا یا اپنے پروں سے دیوار کو پھاڑ کر چلا جا۔ مگر مجھے یہ تکلیف نہ دے کہ میں اپنی آنکھوں کو برباد کر لوں۔

اب تو چور نے محسوس کیا کہ بڑھیا بڑی دلیر ہے چنانچہ نرمی اور خوشامد شروع کر دی۔ توبہ کرنے لگا بڑھیا بولی یہ سب باتیں چھوڑ جب تک دن نہ نکل آئے گا اس وقت تک باہر آنے کی کوئی صورت نہ ہو سکے گی پھر بڑھیا نماز کے لئے کھڑی ہو گئی چور برابر اس کی خوشامد کرتا رہا یہاں تک کہ سورج نکل آیا اور اس کا بیٹا بھی واپس آ گیا پھر اس کو تمام سرگذشت سنائی وہ فوراً پولیس کو بلا لایا اور دروازہ کھول کر چور کو باندھ لیا۔

(ابو جعفر محمد بن الفضل النصری)

# پہلو میں چھپا ہوا دشمن

مولانا منظور احمد الحسینی

انسان کے خفیہ دشمنوں میں شیطان کے علاوہ بڑا دشمن اس کا نفس ہے یہ ایسا دشمن ہے جو ہر وقت ہمارے پہلو میں بیٹھا ہوا ہے نفس ہمیشہ برائی کا حکم دیتا ہے یہ ابلیس سے زیادہ بڑا دشمن ہے۔ تمام برائیوں اور آفتوں کی جڑ یہی ہے، ذلت کا یہی مقام ہے نفس کو قابو اور مغلوب کرنے کے لئے ضروری ہے کہ نفسانی خواہشات کے پیچھے نہ پڑے مجاہدہ ریاضت اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے نفس کی بہیمیت اسی ریاضت سے ٹوٹتی ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ شیخ ابو اللیث سمرقندی سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"نفس ایک بت ہے۔ جس نے نفس کی عبادت کی وہ بت پرستی کر رہا ہے اور جس نے اخلاص کے ساتھ صرف اللہ کی عبادت کی وہی نفس پر قابو پانے والا ہے"

(مکاشفۃ القلوب)

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا "نفس پر قابو پانے والا پورا شہر فتح کرنے والے سے زیادہ بہادر ہے"

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا "میں اور نفس ایسے ہیں جیسے بکریوں کا چرواہا جو ایک طرف کی بکریاں جمع کرے تو دوسری والی ادھر اُدھر بکھر جائیں جس نے اپنے نفس کو مار لیا وہ رحمت کے کفن میں بند ہوگا۔ اور عزت کی سرزمین میں دفن ہوگا۔

یحییٰ ابن معاذ رازیؒ فرماتے ہیں عبادت اور ریاضت کرکے اپنے نفس کے خلاف جہاد کرو ریاضت یہ ہے کہ ۱۔ نیند کم کرو (۲) کھانا کم کھائے (۳) لوگوں کی طرف سے اذیت برداشت کرے۔ نیند کی کمی سے ارادے درست ہوں گے۔ کھانے کی کمی سے آفات سے بچا رہے گا۔ لوگوں کی اذیت برداشت کرنے سے مقصود کی طرف بڑھنے میں آسانی ہوگی کم کھانا شہوات کی موت ہے۔ کیونکہ زیادہ کھانے کی وجہ سے دل سخت ہو جاتا ہے۔ اور اس کا نور چلا جاتا ہے۔ حکمت کا نور بھوک ہے اور خرابی انسان کو اللہ تعالیٰ سے دور کر دیتی ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ زیادہ کھانے سے عبادت میں کمی آ جاتی ہے۔ جب انسان زیادہ کھائے گا تو اس کا بدن بوجھل ہو جائے گا۔ اس کی آنکھوں پر نیند طاری ہو جاتی ہے اس کے اعضاء میں تساہل ہو جاتا ہے اس لئے وہ کچھ نہیں کر سکتا اور اگر محض نیند ہی میں لگا ہے تو وہ گرے ہوئے مردار کی طرح ہے۔ حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ اپنی نیند اور کھانے میں کمی کرو۔ زیادتی نہ کرو کیونکہ جس نے یہ دو کام کیے وہ قیامت کے روز نیک اعمال سے تہی دامن ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کھانے پینے کی کثرت کرکے دلوں کو نہ مارو اس لئے کہ اس سے دل مر جاتا ہے۔ جس طرح پانی کی کثرت کے باعث کھیتی مر جاتی ہے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھوک سے دلوں کو روشن کرو، بھوک اور پیاس کے ذریعے ہمیشہ جنت کا دروازہ کھٹکھٹاتے رہو اس لئے کہ اس میں وہ اجر ہے۔ جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو حاصل ہے بھوک اور پیاس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کو کوئی عمل محبوب نہیں۔ جس نے اپنے پیٹ کو بھرا وہ آسمانی فرشتگان میں داخل نہیں ہو سکتا اس نے عبادت کی حلاوت بھی کھو دی۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا۔ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں۔ میں نے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا تاکہ اپنے رب کی

باقی صفحہ [illegible] پر

## بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

# حضرت سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

محمد اقبال — حیدرآباد

نام زینبؓ تھا۔ والدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ تھیں۔ آنحضرتؐ کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ حضرت زینبؓ بعثت نبوی سے دس برس پہلے مکہ معظمہ میں پیدا ہوئیں۔ حضورؐ کی عمر اس وقت تیس برس تھی۔

حضرت زینبؓ کی شادی کمسنی میں (بعثت نبوی سے قبل) ان کے خالہ زاد بھائی ابوالعاص (لقیط) بن ربیع سے ہوئی۔ رخصتی نکاح کے چند سال بعد ہوئی۔

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منصب رسالت پر فائز ہوئے تو حضرت زینبؓ فوراً ایمان لے آئیں۔ بعثت نبوی کے بعد کفار مکہ نے سرور کائناتؐ پر بے پناہ ظلم ڈھانے شروع کر دیئے۔ ابوالعاص کو کفار نے بہت اکسایا کہ وہ حضرت زینبؓ کو طلاق دے دیں لیکن انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ اور حضرت زینبؓ سے بہت اچھا سلوک کرتے رہے۔ رسول کریمؐ نے ابوالعاص کے اس طرز عمل کی ہمیشہ تعریف کی۔ باوجود اتنی شرافت اور نیک نفسی کے ابوالعاص نے بعض مصالح یا موانع کی بنا پر اپنا آبائی مذہب ترک نہ کیا۔ حتیٰ کہ رسول کریمؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے۔ حضرت زینبؓ ان دنوں اپنے سسرال میں تھیں۔

رمضان المبارک ۲ھ میں حق اور باطل کے درمیان پہلا معرکہ بدر کے میدان میں ہوا۔ اس میں حق غالب رہا۔ اور قریش مکہ کے بہت سے آدمی مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے۔ ان میں حضرت ابوالعاصؓ بھی تھے۔ انہیں ایک انصاری حضرت عبداللہ بن جبیر نے اسیر کیا۔ اہل مکہ نے جب یہ خبر سنی تو قیدیوں کے قرابت داروں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے عزیزوں کی رہائی کے لئے زر فدیہ بھیجا۔ حضرت زینبؓ نے مکہ سے اپنے دیور عمرو بن ربیع کے ہاتھ اپنی عقیق کا ایک ہار اپنے شوہر کی رہائی کے لئے بھیجا۔ یہ ہار حضرت زینبؓ کو ان کی والدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ نے شادی کے وقت تحفہ میں دیا تھا۔ جب سرور کائناتؐ کی خدمت میں یہ ہار پیش کیا گیا تو حضور کو خدیجۃ الکبریٰؓ یاد آ گئیں۔ اور آپؐ آبدیدہ ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا اگر مناسب سمجھو تو یہ ہار زینبؓ کو واپس بھیج دو۔ یہ اس کی ماں کی نشانی ہے۔ ابوالعاص کا فدیہ صرف یہ ہے کہ وہ مکہ جا کر حضرت زینبؓ کو فوراً مدینہ بھیج دیں۔

تمام صحابہؓ نے ارشاد نبویؐ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔ حضرت ابوالعاصؓ نے بھی یہ شرط قبول کر لی۔ اور رہا ہو کر مکہ پہنچے۔ رسول کریمؐ نے ان کے ہمراہ حضرت زید بن حارثہؓ کو بھیجا کہ وہ بطن یاجج کے مقام پر ٹھہر کر انتظار کریں جب زینبؓ مکہ سے وہاں پہنچیں تو انہیں ساتھ لے کر مدینہ آ جائیں۔ حضرت ابوالعاص نے وعدہ کے مطابق اپنے چھوٹے بھائی کنانہ کے ہمراہ حضرت زینبؓ کو مکہ سے مدینہ کی جانب روانہ کر دیا۔ کفار مکہ کو جب یہ خبر پہنچی کہ سرور کائناتؐ کی بیٹی مدینہ جا رہی ہے۔ تو انہوں نے کنانہ بن ربیع اور حضرت زینبؓ کا تعاقب کیا۔ اور مقام ذی طویٰ میں انہیں جا گھیرا۔ حضرت زینبؓ اونٹ پر سوار تھیں۔ کفار کی جماعت میں سے ہبار بن اسود نے حضرت زینبؓ کو اپنے نیزہ سے زمین پر گرا دیا۔ وہ حاملہ تھیں۔ سخت چوٹ آئی اور حمل ساقط ہو گیا۔ کنانہ بن ربیع غضبناک ہو گئے ترکش سے تیر نکالے۔ اور انہیں کمان پر چڑھا کر للکارے۔ کہ خبردار! اب تم میں سے کوئی آگے بڑھا۔ تو اسے چھلنی کر دوں گا۔ کفار رک گئے۔ ابوسفیان بھی ان میں شامل تھے۔ انہوں نے کہا کہ "بھتیجے اپنے تیر روک لو میں تم سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔" کنانہ نے کہا۔ "کہو کیا کہنا چاہتے ہو؟" ابوسفیان نے ان کے کان میں کہا: "محمدؐ کے ہاتھوں ہمیں جس رسوائی اور ذلت کا سامنا کرنا پڑا ہے تم اس سے بخوبی واقف ہو۔ اگر تم اس کی بیٹی کو اس طرح علی الاعلان ہمارے سامنے سے لے جاؤ گے تو ہماری بڑی سبکی ہو گی۔ بہتر یہ ہے کہ تم اس وقت زینبؓ کے ہمراہ مکہ واپس لوٹ چلو اور پھر کسی وقت خفیہ طور پر زینبؓ کو لے جانا۔" کنانہ نے یہ بات مان لی اور حضرت زینبؓ کو لے کر مکہ واپس آ گئے۔ چند دن بعد وہ رات کے وقت چپکے سے حضرت زینبؓ کو ہمراہ لے کر بطن یاجج پہنچے۔ اور انہیں زید بن حارثہؓ کے سپرد کر کے واپس مکہ چلے گئے۔

چونکہ حضرت زینبؓ اور حضرت ابوالعاص میں شرک کی وجہ سے تفریق ہو گئی تھی۔ اس لئے جب ابوالعاصؓ ۷ھ میں مشرف با سلام ہو کر مدینہ پہنچے تو حضورؐ نے حضرت زینبؓ کو پچھلے حق مہر کے ساتھ دوبارہ نکاح کر کے حضرت ابوالعاصؓ کے گھر بھجوا دیا۔

حضرت زینبؓ اس واقعہ کے بعد زیادہ عرصہ زندہ نہ رہیں۔ ۸ھ میں خالق حقیقی کے حضور پہنچ گئیں۔ اس کا سبب اسقاط حمل کی وہ تکلیف تھی جو انہیں راہ مکہ سے آتے ہوئے ذی طویٰ کے مقام پر اٹھانی پڑی تھی۔

حضرت ام ایمنؓ، حضرت سودہؓ اور حضرت ام سلمہؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کے مطابق غسل دیا۔ جب غسل سے فارغ ہوئیں تو حضور کو اطلاع دی۔ آپ نے اپنا تہبند عنایت فرمایا۔ اور ہدایت کی کہ اسے کفن کے اندر پہنا دو۔

صحیح بخاری میں مشہور صحابیہ حضرت ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ میں بھی زینب بنت رسول اللہ کے غسل میں شریک تھی غسل کا طریقہ حضورؐ خود بتاتے جاتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا پہلے ہر عضو کو تین بار یا پانچ بار غسل دو۔ اس کے بعد کافور لگاؤ۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضورؐ نے حضرت ام عطیہؓ سے فرمایا، اے ام عطیہؓ میری بیٹی کو اچھی طرح کفن میں لپیٹنا۔ اس کے بعد بالوں کی تین چوٹیاں بنانا۔ اور

اسے بہترین خوشبوؤں سے معطر کرنا۔

نماز جنازہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پڑھائی۔ اور حضرت ابوالعاص نے قبر میں اتارا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضورؐ خود بھی قبر میں اترے۔

جس دن حضرت زینبؓ نے وفات پائی حضورؐ بے حد مغموم تھے آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ اور آپ فرما رہے تھے "زینبؓ میری سب سے اچھی لڑکی تھی جو میری محبت میں ستائی گئی۔"

حضرت زینبؓ نے دو اولاد چھوڑیں۔ امامہ اور علی۔ علی کی نسبت ایک روایت ہے کہ بچپن میں وفات پائی لیکن عام روایت ہے کہ سن رشد کو پہنچے۔ ابن عساکر نے لکھا ہے کہ یرموک کے معرکہ میں شہادت پائی۔

امامہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت محبت تھی۔ آپ ان کو اوقات نماز میں بھی جدا نہیں کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرتبہ کسی نے کچھ چیزیں ہدیۃً بھیجیں جن میں ایک زریں ہار بھی تھا۔ امامہ ایک گوشے میں کھیل رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا، میں اس کو اپنی محبوب ترین اہل کو دوں گا۔ ازواج نے یہ سمجھا کہ یہ شرف حضرت عائشہؓ کو حاصل ہوگا۔ لیکن آپ نے امامہ کو بلا کر وہ ہار خود ان کے گلے میں ڈال دیا۔

حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کی وفات کے بعد حضرت امامہؓ، حضرت زبیرؓ کے ایماء پر حضرت علیؓ کے عقد نکاح میں آئیں۔

## بقیہ: امیر شریعت

امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے فرمایا کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں ہزاروں شہید ہوئے۔ ماؤں کے سہاگ لٹے، کئی یتیم ہوئے، کئی اجڑ گئے۔ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا!

"اللہ میں ذمہ دار ہوں، آج بھی ذمہ دار ہوں اور آنے والے کل کو بھی ذمہ دار ہوں گا۔ میں نے یہ سب کچھ تیرے نبی کے نام کی خاطر کیا ہے۔ خدا میری بھی لاج رکھے جو کیا ہے اور جو کر رہا ہوں اسی پر قائم رکھے آمین۔

(ماخوذ حیات امیر شریعتؒ)

## بقیہ: بشارت

میں تصور کر لگا کہ جھوٹ موٹ بننے سے کیا فرق پڑتا ہے اسی رات میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں آئے صرف آواز مبارک سنائی دی۔ دیدار نصیب نہیں ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ میں بہت پریشان ہوں ذلیل و خوار ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز مبارک سنائی دی کہ اے نادان! جس راستے پر چلنے والے ہو وہاں سے تمہیں پریشانیوں اور تکلیفوں کے علاوہ کچھ نہیں ملے گا۔ گمراہیوں کی دلدل میں پھنس جاؤ گے۔ میری سنتوں کو تم نے چھوڑ دیا ہے اور اب دجال کے پجاریوں کے جال میں پھنس رہے ہو وہاں سے تمہیں وہ نکلنے نہیں دیں گے۔ میں خواب میں رونا شروع کر دیتا ہوں اور کہتا جاتا ہوں یا رسول اللہؐ میں آپ کی سنتوں کو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ مجھے گمراہیوں کی دلدل سے بچا لیں۔ اس کے بعد روتے روتے میری آنکھ کھل گئی۔ اور میں دنیا اور آخرت میں بھٹکنے اور ذلیل و خوار ہونے سے بچ گیا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھ پر احسان عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مومنوں کو اپنی پناہ میں رکھے (آمین)

# میجر مشتاق کی ترقی کس خدمت کا صلہ ہے؟

مولانا محمد اسلم قریشی کو جب قادیانیوں نے سیالکوٹ سے اغواء کیا تو اس وقت گوجرانوالہ ڈویژن کا ڈی آئی جی میجر مشتاق تھا۔ اس میجر مشتاق نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک وفد سے یہ کہا تھا کہ مولانا کو برآمد کر لیا جائے گا آپ مطمئن رہیں۔ لیکن یہ محض وعدہ تھا یا قادیانیوں سے پیٹ کا ایندھن بھرنے کے لیے لائن ملانے کا ایک تاخیری حربہ۔ بہر حال یہ ایک راز تھا۔ جسے میجر مشتاق، ایس ایس پی طلعت محمود یا قادیانی ہی جانتے ہیں اس اتحاد ثلاثہ نے وہ چکر چلایا کہ مولانا موصوف اب تک برآمد نہیں ہوئے مجرموں کی نشاندہی کر دی گئی۔ جس کار سے اغواء کیا گیا وہ بھی برآمد ہو گئی لیکن مجرم چھوڑ دیئے گئے ایک مجرم کو لندن بھجوا دیا گیا۔

اس اغوا کے بعد میجر نے فیصل آباد تبادلہ کرا لیا اور وہاں سے لاہور پہنچا اخباری اطلاع ہے کہ میجر مشتاق کو وفاقی ڈپٹی سیکرٹری مقرر کیا جا رہا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ صلہ ہے۔ مولانا محمد اسلم قریشی کو اغواء کرنے اور پھر ان کے کیس کو غتربود کرنے کا۔ ہو نا ہو اس کی پشت پر یا تو کوئی اہم عہدے پر موجود بڑا قادیانی افسر ہے۔ یا پھر ربوہ کا قارونی خزانہ۔ میجر مشتاق کی یہ ترقی چغلی کھا رہی ہے کہ مولانا محمد اسلم قریشی کا بڑا ملزم یہی ہے۔ اور یہ ترقی اسی کا صلہ ہے۔

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

# آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

## چند اہم سوالات

محمد ارشد علی ــــ ٹوبہ ٹیک سنگھ

س :۔ حق مہر کی کم از کم شرعی مقدار کیا ہے؟ اگر لڑکے کی مالی حالت اچھی نہ ہو تو اس میں کمی کہاں تک گنجائش ہے؟

س :۔ انتقال خون و اعضائی پیوندکاری کے بارے شرعی اجازت ہے کہ نہیں؟

س :۔ انعامی بانڈ، سیونگ سرٹیفکیٹ کے بارے کیا فیصلہ ہے؟

ج :۔ مہر کی کم سے کم مقدار دو تولے ساڑھے سات ماشے چاندی کی مالیت ہے۔

ج :۔ خون دینا جان بچانے کے لئے جائز ہے۔ اعضاء کی پیوندکاری جائز نہیں۔

ج :۔ یہ دونوں سود ہیں۔

## دوسری خفیہ شادی

ایک صاحب ــــ کراچی

س :۔ میری شادی کو بیس سال ہو گئے ہیں۔ تین بچے ہیں۔ سب سے چھوٹی بچی ماشاء اللہ تیرہ سال کی ہے۔ میری بیوی کے پیٹ میں ایک گلٹی ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں اس کا آپریشن ہونا چاہیے لیکن بیوی راضی نہیں ہوتی آپریشن کے لئے مسئلہ یہ ہے کہ ڈاکٹر کا کہنا ہے جب تک آپریشن نہ ہو حمل نہ ہونا چاہیے۔ اگر حمل ہو گیا تو نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے بیوی آپریشن کے لئے کسی طرح راضی نہیں ہوتی۔ ہمارے خاندان میں دوسری شادی کو بہت برا سمجھا جاتا ہے اگر دوسری شادی کا ارادہ ظاہر کروں گا تو نہ صرف یہ کہ بیوی ہنگامہ بپا کر دے گی بلکہ پورا خاندان مخالف ہو جائے گا۔ بعض اوقات جنسی خواہشات پوری نہ ہونے کی وجہ سے ذہن بہت پریشان ہو جاتا ہے۔

بعض اوقات سوچتا ہوں کہ دوسری شادی کر لوں اور شادی کو خفیہ رکھوں لیکن پھر خیال آتا ہے کہ اس طرح دونوں بیویوں کے ساتھ مساوی سلوک نہیں کر سکوں گا کیونکہ ایسی صورت میں رات ہمیشہ بہرحال پہلی بیوی کے ساتھ بسر کرنی پڑے گی۔ دوسری بیوی کے ساتھ مساویانہ طور پر وقت نہیں گزار سکوں گا اور پھر یہ بھی سوچتا ہوں کہ اس طرح دوسری بیوی کی حق تلفی ہو گی۔ اور اس طرح گناہ کا مرتکب نہ ہو جاؤں۔

ایک بیوہ خاتون میرے ساتھ دوسری بیوی کے طور پر عقد کرنے پر رضامند ہیں اور وہ شادی کو خفیہ رکھنے پر بھی تیار ہیں۔

ان تمام باتوں سے ذہن پر بہت بوجھ رہتا ہے مجھ میں نہیں آتا کیا کروں۔ براہ کرم مجھے مشورہ دیں کہ میں اس مسئلے کو کس طرح حل کروں۔

ج :۔ دوسری شادی میں جو قباحتیں ہیں وہ تو آپ نے خود ہی لکھ دیں۔ اس کو اگر آپ خفیہ بھی رکھیں تو راز کا افشا ہو ہی جائے گا۔

دوسری بیوی کے حقوق جب وہ خود ہی معاف کرتی ہیں تو مساویانہ سلوک آپ کے ذمہ نہیں اولاد کی تربیت بھی وہ خود ہی کر لیا کریں گی۔ ان کے اخراجات برداشت کرتے رہیے۔

خفیہ شادی کے لئے گواہ ضرور مقرر کر لیجئے۔ اور جہاں تک ممکن ہو اس کو شہرت بھی دینی چاہیے۔ ورنہ ایسا نہ ہو کہ ایک بیوہ کے ساتھ "ناجائز تعلقات" کی تہمت سر آن پڑے۔ آپ خود بھی رسوا ہوں اور اس غریب کو بھی ذلیل کرو۔

س :۔ کیا روزہ دار دمہ کا مریض پمپ کے ذریعے دوائی لے سکتا ہے کیونکہ اسے دوائی کی ضرورت ہے اور کیا روزے کی حالت میں انجکشن لگوایا جا سکتا ہے۔

ج : پمپ کے ذریعہ حلق میں دوائی جانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ انجکشن سے نہیں ٹوٹتا کیونکہ انجکشن کے ذریعہ دوائی نہ پیٹ میں جاتی ہے نہ دماغ میں۔ واللہ اعلم۔

## بچوں کو مارنا پیٹنا

بچوں کی نگرانی اور حسن تربیت کے چند ایک اصول ارشاد فرمائیں۔ اولاد کی حسن تربیت کا مسئلہ چونکہ بہت اہم اور لائق توجہ ہے لہٰذا اس سلسلے میں بندہ کی راہنمائی فرمائی جائے۔

ج :۔ بچوں کو مارنا پیٹنا تو تجربۃً مضر ثابت ہوا ہے۔ اسی طرح ہر وقت کی ڈانٹ ڈپٹ بھی مفید نہیں۔ بچوں کی نفسیات کے مطابق پیار محبت سے ان کی تربیت کرنی چاہیے۔ بچوں میں ضد کبھی طبعی ہوتی ہے اور کبھی مرض کا اثر۔ کوشش یہ ہونی چاہیے کہ ان کو ضد کرنے کا موقع ہی نہ دیا جائے

## امانت میں خیانت

س : میں جس کمپنی میں رنگ کا کام کرتا ہوں وہ ایک ٹھیکیدار کی ہے رنگ جو ہوتا ہے وہ اسٹیل مل کا ہم لوگ اسٹیل مل سے رنگ اسٹور کراکے رہتے کو کرتے ہیں رنگ ٹھیکیدار اسٹور سے لیتا ہے کافی آدمی ٹھیکیدار سے مانگ کر اور ٹھیکیدار سے چوری چھپے رنگ گھروں کو لے جاتے ہیں تو کیا وہ رنگ میرے لئے اگر میں لاؤں تو حلال ہوگا یا کسی کو وہاں اسٹیل مل کے پکے ملازم ہم سے لیتے ہیں وہ رنگ جو ہم ان کے دیتے ہیں ہم پر تو کوئی گناہ نہیں جبکہ سب لوگ لے کر جاتے ہیں ہم اس لئے رنگ دیتے ہیں کہ رنگ ہم سے گر کر بھی تو ضائع ہو جاتا ہے اگر ان کے کام آجائے تو کیا ہوگا۔ میں بھی رنگ لانا چاہتا ہوں ٹھیکیدار سے پوچھ کر تو کیا میں گھر لا سکتا ہوں مین گیٹ سے ہم کو رنگ چوری نکالنا ہوتا ہے۔

ج : یہ رنگ آپ کے پاس امانت ہے۔ اس کا اپنے ذاتی استعمال میں لانا خیانت ہے۔ ٹھیکیدار رنگ کا مالک نہیں اس لئے اس کی اجازت معتبر نہیں۔

س : تصویر فوٹو اگر کمرے میں پڑے ہوں تو اس کمرے میں نماز وغیرہ ہو جاتی ہے یا نہیں۔

ج : ہو جاتی ہے۔

س : گھر میں والدہ اگر ہمیں کھانا وغیرہ کھلائے یا لا کر سامنے رکھے اور پانی وغیرہ لا کر سامنے رکھے۔ یا ہم والدہ سے پانی لانے کو کہیں تو کیا یہ خدمت کے زمرے میں آتا ہے گناہ تو نہیں جبکہ وہ کوئی عار محسوس نہیں کرتی بلکہ خوشی ہوتی ہے۔

ج : والدہ تو اپنی اولاد کی خدمت کیا ہی کرتی ہے۔ اس لئے ان چیزوں کا مضائقہ نہیں۔

س : رمضان کے ماہ میں میں نے دو قرآن پاک ختم کئے ایک ترجمہ والا ایک بلا ترجمہ والا بلا ترجمہ والا قرآن میں نے تیزی کے ساتھ پڑھا جیسے عام حفاظ تراویح میں پڑھتے ہیں یعنی پارہ ۳۰ منٹ میں ختم ہو جاتا ہے تو کیا ایسے پڑھنے سے گناہ تو نہیں ہوتا۔

ج : اگر حروف صحیح ادا ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

# حضورؐ تاجدار ختم نبوت کی بشارت سے میں ارتداد سے بچ گیا

## ایک نیوی افسر محمد امین محمود آباد کے تاثرات

میرا تعلق سنی مسلمان گھرانے سے ہے۔ اور ملازمت کا تعلق پاکستان نیوی سے ہے۔ دوران ڈیوٹی ایک دینی بھائی کے پاس ہفت روزہ ختم نبوت دیکھا۔ جو کہ ۱۰ تا ۱۶ اپریل تک کا تھا بخدا یقین جانئے بہت پسند آیا۔ مضامین۔ واقعات۔ تبصرے اور لطائف غرض کہ ہر چیز اپنی جگہ پر اپنی مثال آپ تھی۔

میں نے ابھی تک ایک کاپی آپ کی پڑھی ہے۔ آپ لوگوں کو جس طرح کافروں (مرزائیوں) کے بارے میں بتاتے ہیں اللہ اور اس کا نبی آخر الزمانؐ بہت خوش ہیں۔

ایک گذارش ہے کہ مسلمانوں کو قادیانیوں کی مذموم حرکات سے بچایا جائے۔ وہ سیدھے سادھے مسلمانوں کو ورغلا کر گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میرے ساتھ خود ناپاک حرکت ہو چکی ہے۔ ان کے گماشتے ہر جگہ پھیلے ہوئے ہیں۔ میں بچپن میں والد کے سایہ سے محروم ہو گیا تھا۔ بہت دکھ اٹھائے ہیں میں نے۔ میں روتا تھا اور خدا سے پوچھتا تھا کہ میں یتیم کیوں ہوں۔ مجھے خواب میں پیارے نبی محمد مصطفیٰؐ نے دیدار نصیب کرایا پاگل ہو تم مجھے دیکھو میں بھی تو یتیم پیدا ہوا ہوں۔ حوصلہ رکھو۔ اللہ بہتر کرے گا۔ پھر کچھ دنوں کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہٗ سے بھی خواب میں ملاقات ہوئی جنگی سفید گھوڑے پر سفید نورانی چہرہ تھا۔ انہوں نے بھی حوصلہ دیا۔ واضح ہو کہ حضورؐ نے بھی سفید لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ نورانی چہرہ اور سیاہ چمکدار ریش مبارک تھی۔ ابھی تین۔ چار سال پہلے کی بات ہے کہ ایک مرزائی سے ناظم آباد میں ملاقات تھی جس کی شکل ہی شیطانی تھی اس کا نام اسماعیل ہے اور گلیکسو لیبارٹری کے پیکنگ ڈیپارٹمنٹ میں ہے۔

بڑے اچھے اخلاق کا مظاہرہ کیا میٹھی میٹھی باتوں کا جال پھیلایا میں اس کی میٹھی باتوں کا جب گرویدہ ہو گیا تو مجھے ایک دن پتہ چلا کہ ان کا سالانہ جلسہ ربوہ میں ہونے والا تھا۔ اس نے مجھے قائل کرنے کی کوشش کی یعنی آفر کی کہ میں ربوہ چلوں اور مشاہدہ کروں۔ اس نے میری کسی بات سے اختلاف نہ کیا البتہ اتنا کہا کہ یہی آپ کی سب باتیں مانی ہیں اب میری بھی مانیں۔ اور میرے ساتھ ربوہ چلیں میں نے ٹھک ہار کے کہا کہ میرے جب عقائد ہی آپ سے ملتے نہیں تو میں آپ کے ساتھ کیسے جا سکتا ہوں۔ تو اس نے جواب دیا کہ آپ لوگوں کے بڑے بڑے علماء کرام بھی ہمارے جلسے میں شریک ہوتے ہیں اور تو اور ہمارے یعنی فوج کے بڑے بڑے آفیسران حضرات بھی اس میں شرکت کرتے ہیں۔ اس نے کہا کہ آپ اگر میری باتیں نہیں مانتے تو ایسا کریں کہ میرے ساتھ چلیں باقی ٹرانسپورٹ اور دوسرے خرچ کا ذمہ ہمارا۔ وہاں چل کر بس یہ اعلان کر دیں کہ میں قادیانی مذہب میں آگیا ہوں۔ (خدانخواستہ) بس پھر انعام و اکرام شادی۔ بزنس اور عیش و عشرت ہمارے ذمہ اور مجھے بھی فائدہ ہوگا۔ اگر دل نہ لگا تو واپس اپنے مذہب میں آجانا۔

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

نیوز اینڈ ویوز

# مشہور قادیانی شاہ نواز لمیٹڈ کے خاندان پر مرزا طاہر کا عتاب

## اس کے بیٹے، اہلیہ اور بیٹی کا قادیانیت سے اخراج

اختر: محمد حنیف ندیم

قادیانیوں کو اگر کوئی مسلمان دعوت دیتا ہے کہ اسلام قبول کر لو، حضور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن اطہر کے ساتھ وابستہ ہو جاؤ، مرزا قادیانی کا ناپاک دامن چھوڑ دو اور مسلمان ہو جاؤ تو وہ جھٹ سے مرزا قادیانی کا یہ شعر سنا دیتے ہیں کہ:

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں

پھر جب انہیں مرزا قادیانی کی گمراہ کن متضاد تحریریں دکھائی جاتی ہیں اور یہ بتایا جاتا ہے کہ ایسے اشعار اور حوالے مرزا قادیانی کی کتابوں سے اس لیے ڈھونڈ ڈھونڈ کر پیش کیے جاتے ہیں تاکہ قادیانی جو مرزا قادیانی اور اس کی رائل فیملی کے جال میں پھنس گئے ہیں انہیں یہ احساس نہ ہونے پائے کہ وہ مسلمانوں سے الگ کوئی فرقہ یا مذہب ہیں۔ کیونکہ انہیں جس دن یہ احساس پیدا ہو گیا کہ قادیانیت کوئی مذہب یا فرقہ نہیں بلکہ منافقوں کا ایک ٹولہ ہے۔ تو وہ دوسرے ہی دن قادیانیت پر دو حرف بھیج کر اس سے چھٹکارا حاصل کر لیں گے۔ دوسرا مقصد ان حوالوں سے مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے تاکہ وہ آسانی سے ان کے جال میں پھنس جائیں۔

اگر قادیانی مسلمانوں کا کوئی فرقہ ہوتا تو مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے اور دوسرا بیٹا جو اس کا دوسرا گدی نشین ہے۔ یہ نہ لکھتے کہ مسلمانوں سے رشتے ناطے نہ لیں دیں، سلام کلام ناجائز ہے۔ ان کی اقتداء میں "نماز" نہ پڑھی جائے۔ ان کے جنازوں حتیٰ کہ معصوم بچوں کے جنازوں میں بھی شریک نہ ہوا جائے۔

بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کی نماز جنازہ میں انگریز سے سر کا خطاب پانے والا مشہور قادیانی چوہدری ظفر اللہ خان اس لیے شریک نہ ہوا کہ وہ مرزا محمود کے فتوے کے مطابق ان کو کافر سمجھتا تھا۔

یہ الگ بات ہے کہ مسلمان بھی یہ نہیں چاہتے کہ ان کے جنازوں میں کوئی قادیانی شریک ہو۔ کیونکہ نماز جنازہ مردے کے لیے ایک دعا ہے جبکہ کافر کی دعا گئی ہی نہیں رد ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی قادیانی کسی مسلمان کے جنازے میں شریک ہو گیا تو وہ اس مردے کے لیے رحمت و مغفرت کا موجب نہیں زحمت و عذاب کا سبب بن سکتا ہے۔ اس لیے یہ اچھا ہوا۔ کہ قادیانی خود ہی مسلمانوں سے الگ ہو گئے۔

اب رہی رشتے ناطے کی بات۔ تو مسلمان یہ بھی نہیں چاہتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منکروں اور گستاخوں سے ان کی رشتہ داری کا تعلق قائم ہو۔ جبکہ خود ان کے نزدیک بھی مسلمانوں سے رشتہ داری حرام اور ناجائز ہے۔ چنانچہ اگر کسی قادیانی نے کسی مسلمان سے رشتہ داری کر بھی لی تو اسے جماعت سے خارج کر دیا گیا۔ اس کی بہت سی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔

تازہ مثال یہ ہے کہ شاہ نواز لمیٹڈ مرسیڈیز کارز کی مشہور فرم ہے مشہور قادیانی شاہنواز صاحب اس کے مالک ہیں۔ شاہ نواز خاندان کے بارے میں اگر یہ کہا جائے کہ یہ پاکستان کا ایک امیر ترین خاندان ہے تو غلط نہ ہوگا۔ شاہ نواز صاحب کے صاحبزادے جناب چوہدری محمود نواز صاحب نے اپنی والدہ صاحبہ کے مشورے سے اپنی ہمشیرہ محترمہ کا رشتہ کسی مسلمان سے کر دیا۔ یہ خبر ربوہ پہنچی تو نہیں ناگوار گزری کہ رشتہ کرنا ہی تھا تو کسی مسلمان سے کیوں کیا اور دوسرے اپنے "امام" مرزا طاہر سے مشورہ کیوں نہیں لیا۔ چنانچہ اس بات کی کوشش بھی کی گئی اور دباؤ بھی ڈالا گیا کہ یہ رشتہ نہ ہو سکے لیکن میاں محمود نواز صاحب نے زبان کر کے پھرنے سے انکار کر دیا یہ مرزا طاہر اور رائل فیملی کو مزید شاق گذرا اس حکم عدولی کے نتیجہ میں قادیانی جماعت نے جناب محمود نواز صاحب ان کی والدہ اور ان کی ہمشیرہ کو جماعت سے خارج کر دیا۔ اور اس کا باقاعدہ اعلان گذشتہ جمعہ کو النور ہسپتال کے مرزا اڈے میں جمعہ کے وقت کیا گیا

ایسے بہت سے قادیانی مل جائیں گے جن کی مسلمانوں سے رشتہ داریاں ہیں۔ لیکن رائل فیملی اور مرزا طاہر کا نزلہ شاہ نواز خاندان پہ کیوں گرا؟ یہ ایک طویل داستان ہے۔ جس کے لیے ہمیں پیچھے کی طرف لوٹنا پڑے گا

اے مرزا احمد بیگ (محترمہ محمدی بیگم کے والد محترم) کسی مقصد کے لیے مرزا قادیانی کے پاس آئے اور اپنا مدعا پیش کیا۔ مرزا نے کہا کہ یہ مدعا تو پورا ہو جائے گا لیکن اس کے لیے آپ کو اپنی لڑکی کا رشتہ میرے ساتھ کرنا ہوگا۔ کوئی غیرت مند باپ اپنی لڑکی کے بارے میں ایسی بات برداشت نہیں کر سکتا۔ مرزا احمد بیگ کی غیرت جاگ اٹھی۔ اس نے کہا کام جائے بھاڑ میں میں ایسا کام نہیں کر سکتا۔ بعد میں مرزا قادیانی نے کہا کہ خدا نے اس کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ کر دیا ہے۔ اگر یہ رشتہ دوسری جگہ کرنے کی کوشش کی گئی تو اس کا انجام خطرناک ہوگا۔ یہ ہوگا، اور وہ ہوگا کی خوب دھمکیاں دی گئیں قادیانی نبوت نے خوب پر پرزے نکالے۔ الہامات پہ الہامات داغے۔ عبرت انگیز اور ذلت آمیز موت کی پیش گوئیاں گھڑیں۔ آخری حربہ کے طور پہ لالچ بھی دیا لیکن احمد بیگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا امتی تھا۔ وہ مرزا قادیانی کی گیدڑ بھبکیوں میں نہ آیا۔ اور مرزا قادیانی کو ٹھینگا دکھا دیا۔ آخر مرزا

حسرت دنامداری کا طوق گردن میں ڈال کر راہی ملک عدم ہو گیا۔

۲۔ اب آئیے مرزا محمود کے بیٹے مرزا ناصر کی طرف۔ ڈاکٹر طاہرہ نامی ایک لڑکی تھی۔ مرزا ناصر کو وہ کئی بار درشن دے چکی تھی۔ اس کے والد کو اس کے مستقبل کی فکر دامن گیر ہوئی اور اس کے ہاتھ پیلے کرنے کا پروگرام بنایا تو پہنچے "امام" (ربوالی والا امام جس کا دعویٰ ہے کہ اسے امامت خدا کی طرف سے ملی ہے۔) کے پاس آیا اور لمبی چوڑی فہرست پیش کی کہ بچی کے ہاتھ پیلے کرنے ہیں۔ میری نگاہ میں یہ رشتے ہیں، حضور جو منظور فرمائیں۔ مرزا ناصر نے فہرست لے کر رکھ دی اور کہہ دیا کہ کل آنا، میں اپنے "رب" کا عندیہ معلوم کر لوں۔ چنانچہ وہ اگلے دن آیا تو وہ فہرست اسے تھما دی۔ اس میں سب نام قلم زد کر کے سب سے اوپر اپنا نام لکھ دیا۔ اور کہا میں نے استخارہ کر کے معلوم کیا ہے کہ یہ رشتہ تیرے لیے انتہائی بابرکت ہو گا۔ غرض رشتہ ہو گیا، ربوہ میں مٹھائیاں تقسیم ہو گئیں۔ مرزا ناصر ہنی مون منانے اسلام آباد چلے گئے۔ اسی اثنا میں خطیب ختم نبوت مولانا اللہ وسایا فرشتہ اجل بن کر مرزا ناصر کی کوٹھی کے قریب والی مسجد میں) پہنچ گئے۔ خوب گرجے برسے تقریر جاری تھی کہ مرزا ناصر پہ دل کا دورہ پڑا۔ اور مرزا ناصر یہ جا وہ جا۔

قصہ مختصر یہ کہ قادیانیوں میں جو مالی لحاظ سے مستحکم اور مضبوط پارٹیاں ہیں۔ ان پر یہ پابندی ہے کہ وہ اپنے لڑکے لڑکیوں کا رشتہ اپنے "امام" سے مشورہ لیے بغیر نہ کریں۔ غریب قادیانیوں پر اس کا اطلاق نہیں۔ اس پابندی کا مقصد بھی یہی ہے کہ اگر کوئی رشتہ اچھا بھی ہو اور مالدار بھی ہو تو ان کا امام اسے اپنے یا اپنی رائل فیملی کے شہزادوں اور شہزادیوں کے لیے منتخب کر لیتا ہے اور بنیاد اس کی "استخارہ" ہی ہوتی ہے۔ قادیانیوں میں یہ چہ میگوئیاں عام ہو رہی ہیں کہ :-

چوہدری محمود نواز چیئرمین شاہ نواز لمیٹڈ نے یہ غلطی کی کہ اپنی ہمشیرہ کے رشتے کے لئے مرزا طاہر کی طرف رجوع نہیں کیا۔ دوسری غلطی یہ کی کہ مسلمان کا انتخاب کیا۔ اور چونکہ اس جرم میں اس کی والدہ اور ہمشیرہ بھی شریک تھیں اس لیے وہ بھی مجرم ہوئیں۔ مرزا طاہر نے غضبیوں نکالا کہ انہیں جماعت سے خارج کر دیا۔

اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان کا اخراج کیوں عمل میں آیا۔ چوہدری محمود نواز صاحب اور ان کی والدہ صاحبہ اور ہمشیرہ صاحبہ کو ہم تو یہی مشورہ دیں گے کہ وہ آنکھیں کھولیں قادیانی کی رائل فیملی سے چھٹکارا حاصل کر کے حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں اور مسلم برادری کے فرد بن جائیں۔ اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان کی ہر طرح راہنمائی اور امداد کرنے کے لیے تیار ہے وہ ہمارے پاس آئیں ہم ان کے سامنے قادیانیت اور مرزا قادیانی کو اس کے اصلی روپ میں دکھانے کے لیے تیار ہیں۔

# دیوار کی اوٹ میں

ندیم رنگپور ربگھورا

غیر مسلم ملکوں خصوصاً عیسائی ملکوں میں قادیانی اپنے پاؤں جمانے کے لیے مختلف حربے استعمال کرتے ہیں۔ سب سے پہلے تو وہ برطانیہ کے سفارت خانے جاتے ہیں سفارتی عملے کو تحفے تحائف پیش کرتے ہیں۔ اور پھر ان سے یہ کہتے ہیں کہ ہم "احمدی" ہیں اور اس کو اپنا امام اور نبی مانتے ہیں۔ جس کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے جس نے برطانوی دور میں مسلمانوں کی قوت کو کمزور کرنے کے لیے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ دیکھئے ہمارے پاس تحفہ قیصرہ اور ستارہ قیصرہ نامی کتابیں (انگلش ترجمہ) موجود ہیں جن میں حضور ملکہ وکٹوریہ کو قیصرۂ ہند اور آسمان کا نور قرار دیا گیا ہے۔ برطانوی سفارتخانے کے افسران ورق الٹ پلٹ کر دیکھتے۔ اور تھینک یو کہہ کر میز پر رکھ دیتے ہیں اور ان کے درمیان یوں سلسلہ کلام ہوتا ہے۔

سفیر : بولو! کیا مانگتا ہے۔

قادیانی : سر! یہاں کافی تعداد میں مسلمان آباد ہیں۔ یہاں ان کی ایک تبلیغی جماعت آئی ہے۔ ان کے سر ولباس پر بستر ے ہوتے ہیں۔ وہ کسی سے مانگتے نہیں۔ کسی کا کھاتے نہیں۔ وہ بستی بستی جا کر اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں ان کی تبلیغ سے عیسائیت ختم ہو رہی ہے اور مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے

سفیر : ٹھیک، کہتا ہے۔

قادیانی : سر! ——— ہماری خدمات آپ کو معلوم ہیں ہم مسلمانوں کی تبلیغی جماعت کے اثرات کو زائل کرنا چاہتے ہیں آپ کے مشہور راہنما، مصنف و مؤرخ ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر نے ایک جگہ لکھا ہے کہ ہم ایسا نظام قائم کریں گے جس سے اگر مسلمان عیسائی نہ بھی ہوئے تو وہ مسلمان بھی نہیں رہیں گے۔ اس نظام سے مراد تنظیم ہے، اور وہ ہماری تنظیم ہے۔

سفیر : ہم مانتا ہے کہ تم ہمارا جماعت ہے۔

قادیانی : تو سر! ہم یہاں آ گئے ہیں۔ ہماری سرپرستی فرمائیں۔ اور یہاں کی حکومت کو کہیں کہ وہ ہمیں خدمت اور مسلمانوں میں کام کرنے کا موقع دے۔ ہمارے راستے میں رکاوٹیں پیدا نہ کرے۔

سفیر : ویل ... ویل ... ہم بولے گا تم جاؤ۔

چنانچہ برطانوی سفارت خانہ اپنی اس نور کا شتہ

جماعت کے لیے راہ ہموار کرتا ہے۔ اور وہاں کے طرز کو کہتا ہے کہ اس ہماری خود کاشتہ اور وفادار جماعت کو جگہ عطا کرو۔

چونکہ برطانوی سفارت خانے کی طرف سے لائن مل جاتی ہیں اس لیے قادیانیوں کا وفد معہ تحفے تحائف کے وہاں کے وزیر اعظم سے ملتا ہے ان کے درمیان کیا گفتگو ہوتی ہوگی۔ اور مسلمانوں کے خلاف کیا کیا کانا پھوسی کرتے ہوں گے ذرا ایک نظر ملاحظہ فرمایئے:۔

قادیانی: سر! آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے ہم غریبوں "بے ضرر" اور "امن پسند" لوگوں کو ملاقات کا شرف بخشا — جب ربوہ سے ہماری آمد کا پروگرام بنا تو ہمارے "امام" نے ہمیں لندن سے یہ ——— پیغام بھیجا تھا کہ وہاں سے تحفے تحائف لے کر چلنا۔ اگرچہ یہ آپ کے شایانِ شان تو نہ ہوں گے لیکن ہم آپ کی اہلیہ محترمہ کے لیے یہ یہ زیورات لے کر آئے ہیں۔ اور بچوں کے لیے یہ یہ تحفے۔

پرائم منسٹر: تو یہ تمہارے امام نے کہا تھا؟

قادیانی: جی ہاں! یہ ہم اپنے امام کی ہدایت پر لائے ہیں۔

پرائم منسٹر: تحفے اور زیورات کو الٹ پلٹ کر یہ تو بہت اچھا تحفہ ہے۔ اور تمہارا امام بھی بہت اچھا ہے۔

قادیانی: آپ کی کرم نوازی بلکہ ذرہ نوازی کا شکریہ۔ کہ آپ نے ہمارا یہ تحفہ قبول فرمایا۔

پرائم منسٹر: تم ادھر آیا۔ کیا مانگتا ہے۔

قادیانی: سر! آپ کو برطانوی سفیر نے بہت کچھ بتا دیا ہوگا!

پرائم منسٹر: اس نے ہم کو بتایا۔ تو تم جاؤ، تم کو کوئی نہیں روکے گا۔

قادیانی: سر! ہماری روداد سن لیں!

پرائم منسٹر: بولو! کیا بولتا ہے؟ ہم سنے گا

قادیانی: آپ کو یہ بات معلوم ہونی چاہیئے کہ ہم ربوہ سے آئے ہیں، جو پاکستان میں ہمارا "دارالخلافہ" ہے۔ ہمیں یہ معلوم ہوا تھا کہ آپ کے ملک میں مسلمان خاصے سرگرم ہیں۔ عیسائیت کمزور ہو رہی ہے۔ مسلمانوں کی ایک جماعت جو تبلیغی جماعت کے نام سے معروف ہے۔ وہ یہاں زبردست تبلیغ کر رہی ہے۔ اس کی تبلیغ سے مسلمان تو پکے مسلمان بن جاتے ہیں جبکہ عیسائی اور دوسرے مذاہب کے لوگ بھی ان کی تبلیغ سے متاثر ہو کر مسلمان ہو جاتے ہیں۔ اگر مسلمان ہونے والوں کا یہی تناسب رہا تو خطرہ ہے کہ یہاں اسلامی حکومت یا کم از کم مسلمان حکومت قائم ہو جائے گی۔ آپ کا یہ اقتدار جس کے لیے ہماری دعا ہے کہ سدا قائم رہے، ختم ہو جائے گا۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ختم نہ ہو قائم و دائم رہے۔

پرائم منسٹر: پھر تم کیا کرے گا، تم نے بہت اچھا بات کیا۔

قادیانی: سر! یہ مسئلہ ہم پر چھوڑ دیجئے! ہم برطانوی دور سے برصغیر میں جو خدمت انجام دے رہے ہیں وہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں ایک نئی نبوت اور نئے مذہب کا پرچار کرتے ہیں۔ ہمارے مذہب کا بنیادی اصول یہ ہے کہ جہاد حرام ہے، اور کافر یا عیسائی حکومت بھی اولی الامر میں داخل ہے۔ اس لیے ہم مسلمانوں میں یہ تبلیغ کرتے ہیں کہ حکومت کے خلاف تلوار یا بندوق اٹھانا حرام ہے۔ اور ساتھ ہی ہم انہیں اسلامی تعلیمات اور احکامات میں ہیر پھیر کر کے نئے مذہب میں داخل کرتے ہیں۔

چونکہ ہمارے چہرے مہرے اور لباس مسلمانوں سے ملتے ہیں اور وہ دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ اس لیے ہم ان سے گھل مل کر ان کی مخبری اور جاسوسی کرتے ہیں ہر جگہ ہم یہی کرتے ہیں یہاں بھی ہمارا یہی پروگرام ہے۔

پرائم منسٹر: بہت اچھا، بتاؤ! اب ہم تمہارا کیا خدمت کرے؟

قادیانی: بس ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں رجسٹر کر لیں۔ اور ہماری دامے درمے قدمے سخنے امداد فرمائیں:

پرائم منسٹر: ہم خدمت کرے گا۔

قادیانی: سر! ہم نے اپنا ایک عبادت خانہ مسلمانوں کی مسجد کے بالکل مشابہ بنانا ہے۔ اس کے لیے جگہ اور سرمایہ کی ضرورت ہوگی اور یہ اس لیے کہ مسلمان مسجد کے نام سے دھوکہ کھا کر اس میں ضرور داخل ہوں گے۔ جب آمد و رفت ہوگی تو ہم آسانی سے انہیں تبلیغ کر کے اپنے مذہب میں داخل کر لیں گے۔ جتنے آدمی ہمارے مذہب میں آئیں گے آپ کے وفاداروں میں اضافہ ہوگا۔

پرائم منسٹر: تم جاؤ اور کام شروع کر دو، ہم جگہ دے گا، اور پیسہ بھی دے گا۔

تو قارئین یہ ہے بیرونی دنیا خصوصاً غیر مسلم اور عیسائی ممالک میں کام کرنے کا انداز یا طریقہ واردات۔ چونکہ عیسائی حکمران شراب و کباب کے رسیا ہوتے ہیں خنزیر کھاتے ہیں اور بے پناہ دولت کے بل بوتے پر خوب عیاشی کرتے ہیں اس لیے قادیانی ان کی دوسری خدمت "لجنات" یا "لجنات" کے ذریعے کرتے ہیں۔ یہی ہے مرزا قادیانی کے اس الہام کا مطلب کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" یعنی عمدہ لباس میں ملبوس لجنات سے خدمت لیں گے۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً آج کل کے انبیا سے

صوفہ سیٹ • کار • ٹریکٹر • موٹر سائیکل کے معیاری پوشش کیلئے
العتیق پوشش ہاؤس
پروپرائٹر: محمد خلیق چوہان
بالمقابل نوخان ٹرانسپورٹ کمپنی
کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

# عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

## تعارف و خدمات

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ کے قلم سے

اللہ رب العزت نے سلسلہ نبوت کی ابتداء حضرت آدمؑ سے فرمائی اور انتہاء تاجدار ختم نبوت جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوئی۔ شریعت کی اصطلاح میں اسی کو ختم نبوت سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ختم نبوت امت محمدیہ ﷺ کا چودہ سو سال سے متفق عقیدہ چلا آرہا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت سے آپ ﷺ کے وصال مبارک تک پورے تیئس سالہ دور نبوت میں اسلام کی عظمت کے لیے جتنی جنگیں لڑی گئیں ان میں شہید ہونے والے صحابہ کرامؓ کی کل تعداد ۲۵۹ ہے۔ جبکہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے عہد صدیقیؓ میں یمامہ کے مقام پر مسیلمہ کذاب کے خلاف حضرت خالد بن ولیدؓ کی قیادت و سیادت میں امت نے جو جنگ لڑی صرف اس ایک جنگ میں مرتبہ شہادت سے سرفراز ہونے والے صحابہ کرامؓ کی کل تعداد بارہ سو سے بھی متجاوز ہے ان میں سات سو صحابہ کرامؓ حافظ قرآن قاری اور بدری تھے۔ صرف اس ایک واقعے سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی ہے کہ پورے اسلام کے دفاع کے لیے صحابہ کرامؓ کو اتنی قربانی دینی پڑی جتنی اس ایک مسئلہ ختم نبوت کے لیے دینی پڑی۔

**متحدہ پنجاب :** بر صغیر میں تقسیم سے قبل ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا اس کا یہ دعویٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب نبوت سے صریح بغاوت تھی جس کا امت کے سرکردہ حضرات نے اپنے اپنے دور میں کامیاب نوٹس لیا۔ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ، مولانا سید جماعت علی شاہ، مولانا سید انور شاہ کشمیری، مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوری، مولانا محمد حسین بٹالوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا محمد علی مونگیری، پیران تونسہ شریف، پیران سیال شریف، مولانا علی الحائریؒ، مولانا احمد علی لاہوری، مولانا مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی، سر محمد اقبال، مولانا ظفر علی خان، آغا شورش کاشمیری، مولانا ابوالحسنات، حافظ کفایت حسین، مولانا داؤد غزنوی، ایسے ہزاروں شمع رسالت کے پروانوں اور امت کے درخشندہ ستاروں کو قدرت نے اس فتنہ کے استیصال کے لیے منتخب فرمایا۔

تقسیم کے بعد قادیانی فتنہ منظم ہوا۔ پاکستان کے اقتدار پر قبضہ کے منصوبے بنائے بلوچستان کے صوبہ کو "احمدی سٹیٹ" بنانے کا اعلان کیا۔ امت محمدیہ کو کیسر کافر قرار دیکر اپنے آپ کو حقیقی مسلمان کہا گیا جس کے نتیجہ میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ قدس سرہ، اور آپ کے گرامی قدر رفقاء نے امت محمدیہ ﷺ کے جیالوں نے دیوانہ وار قربانی دیکر قرون اولیٰ کے ایثار اور قربانی کی یاد تازہ کردی۔ دس ہزار مسلمان شہید ہوئے ایک لاکھ مسلمان گرفتار کئے گئے اور دس لاکھ مسلمان اس تحریک سے متاثر ہوئے۔

بلاشبہ یہ برصغیر کی عظیم ترین مذہبی تحریک تھی۔ قادیانی اور قادیانی نواز فوجی جرنیلوں نے خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، فرقان بٹالین کے قادیانی اوباشوں کو فوجی گاڑیاں مہیا کرکے جس طرح ظلم وستم کا بازار گرم کیا اس کی نظیر ملنا مشکل ہے اور جس بہادری دلیرانہ، جوانمردی، وبیباکی سے شمع ختم نبوت کے پروانوں نے ایثار و قربانی کے اعلیٰ نمونے پیش کیے کہ اس کی مثال لانا بھی انتہائی مشکل ہے اس عظیم تحریک ختم نبوت کے تمام قاتل اپنے منطقی انجام کو پہنچ چکے ہیں صرف ایک قاتل جنرل اعظم کراچی میں دیدۂ عبرت ہے جنرل اعظم نے جن کی خاطر مسلمانوں کے سینے گولیوں سے چھلنی کئے اور انہیں خاک وخون میں تڑپایا آج وہ قادیانی جماعت دم توڑ رہی ہے اور یہ ان کا انجام دیکھ کر دم بخود ہے۔

### مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام :

اس تحریک کے بعد حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کا سب سے بڑا اور درخشندہ کارنامہ مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام تھا۔ حضرت امیر شریعت، خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ، مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ، شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوریؒ کے بعد دیگرے مجلس کے امیر رہے۔ اس وقت مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بن چکی ہے۔ اور اس کی زمام اقتدار حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ، سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ایک بدیہی حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی قیادت و سیادت کا فریضہ اپنے اپنے زمانہ میں ایسے منتخب افراد نے انجام دیا جو اپنے وقت کے ولی اللہ اور سب سے بڑے عاشق رسول ﷺ تھے۔

عالمی مجلس نے ایک مربوط نظام کے تحت تبلیغ و تحریر کے ذریعے قادیانیوں کے احتساب کے لیے ایسا شکنجہ تیار کیا جس سے قادیانیت بوکھلا اٹھی مجلس کا نام و کام اتحاد امت کی علامت بن گیا۔ اس نے ایسے کارنامے سرانجام دیئے جن پر تاریخ کو بھی فخر ہے قادیانیوں کے خلاف امت کی نفرت کے تنور کو گرم رکھنے میں اس نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو صرف کردیا قادیانیت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے آہنی شکنجہ سے ایسی مبہوت ہوئی کہ اس نے مناظرہ کا محاذ ترک کرکے فوج اور سول ملازمتوں میں اپنا جال بچھا دیا ایوب خان اور نواب آف کالا باغ کے ملٹری سیکرٹری ایک وقت میں قادیانی تھے حتیٰ کہ ایئر فورس کا سربراہ قادیانی ظفر چوہدری بنا اس نے چن چن کر باصلاحیت فوجیوں کو

پیچھے دھکیلا اور قادیانیوں کو آگے لانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ متعدد جرنیل قادیانی تھے جن میں جنرل عبدالعلی، جنرل حمید اور اختر ملک خصوصیت سے رسوائے زمانہ ہیں۔

ایک مرتبہ جنرل یحییٰ خان جشن ایران میں شرکت کے لئے روانہ ہوا تو ایم ایم احمد قادیانی کو اپنی کیبنٹ کا سینئر وزیر ہونے کی حیثیت سے قائم مقام صدر کا اعزاز دیا گیا۔ قدرت خداوندی نے برداشت نہ کیا کہ مرزا قادیانی کا پوتا صدارت پاکستان کے منصب پر متمکن ہو اسلم قریشی نے اسے ایک لفٹ میں موقع پا کر زخمی کر دیا۔ اور وہ بجائے صدارت کی کرسی کے ہسپتال کے بستر پر جا پہنچا۔

۱۹۷۰ء کے الیکشن میں قادیانیوں نے مالی و افرادی قوت ایک سیاسی پارٹی کے پلڑے میں جھونک دی ان کے چند افراد پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے قادیانی قیادت

## اس وقت دنیا کا کوئی براعظم نہیں جہاں ختم نبوت کا کام نہ ہو رہا ہو

کو ملک پر اقتدار کرنے کا ایسا نشہ چڑھا کہ ۱۹۷۳ء کے سالانہ جلسہ پر ایئر فورس سرگودھا کے ایئر چیف کے تین جہازوں نے آکر قادیانی سربراہ کو یکے بعد دیگرے غوطہ مار کر سلامی دی۔ ادھر اجتماع میں مرزا قادیانی کی جے کا جنونانہ نعرہ بلند ہوا ادھر مرزا ناصر نے کہا کہ!

"احمدی دوستو! پھل پک گیا ہے تمہاری جھولیوں میں گرنے والا ہے"

یہ کوڈ ورڈ تھے وہ دراصل اپنی جماعت کو کہہ رہا تھا کہ اب اقتدار ہمارے ہاتھوں میں آنے والا ہے۔

### ۱۹۷۴ء کی تحریک:

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو قادیانی غنڈوں نے رائل فیملی کے موجودہ چیف مرزا طاہر کی قیادت میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر مار مار کر زخمی کیا۔ انہوں نے درندگی اور بربریت کی انتہا کر دی۔ چناب ایکسپریس لائل پور (موجودہ فیصل آباد) پہنچی تو مولانا تاج محمودؒ پہلے سے اطلاع پا کر ہزاروں افراد کے ہمراہ اسٹیشن پر موجود تھے انہوں نے زخمی طلبہ کو طبی امداد مہیا کی اور ان طلباء کے جسم سے بہتے ہوئے خون کی قسم کھا کر وعدہ کیا کہ جب تک ایک ایک قطرہ خون کا قادیانیوں سے بدلہ نہیں لیا جائے گا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے خدام چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

عالمی مجلس نے امت کے تمام طبقات کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے عنوان سے آل پارٹیز جماعت کی تشکیل کی عالمی مجلس کے سربراہ علامہ مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ مرکزی مجلس عمل کے صدر اور مولانا سید محمود رضوی جنرل سیکرٹری قرار پائے نوابزادہ نصر اللہ خان کا وجود تحریک میں دماغ کی حیثیت رکھتا تھا۔ مولانا تاج محمود، مولانا عبدالستار خان، مولانا محمد شریف جالندھریؒ دست و بازو، سید مظفر علی شمشیر، آغا شورش کاشمیریؒ تحریک کی زبان تھے۔

مولانا مفتی محمودؒ، مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا عبدالحق اور پروفیسر غفور احمد نیشنل اسمبلی آف پاکستان میں ختم نبوت کے وکیل و ترجمان تھے۔ پوری امت نے یک زبان ہو کر تحریک کے الاؤ کو روشن کیا۔ تین ماہ، رات دن کی پرامن اور مثالی تحریک کے بعد وہ دن بھی آیا جب ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیدیا گیا۔

مولانا محمد علی جالندھریؒ مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ ۱۹۵۳ء میں حکومت نے ہمیں بے کسی اور بے بسی سے ذبح کرایا ہزاروں فرزندان توحید کو خاک و خون میں تڑپایا۔ لیکن وقت آئے گا کہ شہیدان ختم نبوت کی قبروں کو تلاش کر کے ان پر پھولوں کی چادریں چڑھائی جائیں گی۔ قوم نے ۱۹۷۴ء میں فتح مندی کے بعد اپنے محسن شہداء ختم نبوت کی قبروں پر پھول چڑھائے چاروں طرف فتح و مسرت کا ایمان پرور نظارہ تھا قادیانیوں نے حنیف رامے جو ان دنوں پنجاب کے وزیر اعلیٰ تھے ان ایسے اپنے نمک خواروں کے ذریعے ملک میں سازشوں کا جال بچھا دیا۔ مجلس عمل اور حکومت میں اتنا بعد کر دیا کہ اس آئینی ترمیم پر قانون سازی نہ ہو سکی اور بیرون ملک قادیانیوں نے اپنی خود ساختہ مظلومیت کا راگ الاپنا شروع کر دیا۔

اس سے پہلے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر مغربی جرمنی، برطانیہ، فجی آئی لینڈ قادیانی سازشوں کو ناکام بنا چکے تھے برطانیہ کے دارالحکومت لندن کے قریب ملکہ بھوپال کی تعمیر کردہ مسجد ووکنگ پر ان کا پون صدی سے قبضہ تھا وہ آپ کی مجاہدانہ کاوشوں سے نہ صرف مسلمانوں کو ملی بلکہ وہاں کا قادیانی امام مسلمان ہوا۔ مولانا لال حسین کی مجاہدانہ یلغار سے قادیانی ٹولے پر اوس پڑ گئی۔

لیکن اندرون ملک کام کی گہما گہمی کے باعث عالمی مجلس بیرونی دنیا میں تبلیغ دین کے لئے مولانا مرحوم کے بعد اپنے وفود کا تسلسل قائم نہ رکھ سکی۔

مولانا محمد علی جالندھریؒ کا معروف قول کہ اگر قادیانی چاند پر گئے تو عالمی مجلس کے خدام وہاں بھی اپنا دفتر قائم کریں گے۔ کے مطابق ۱۹۷۴ء کے بعد بیرونی دنیا میں قادیانیوں کے پروپیگنڈے کی وسعت کو دیکھ کر عالمی مجلس کے سربراہ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ اور مولانا اللہ وسایا پر مشتمل وفد انڈونیشیا، سنگاپور، تھائی لینڈ، سری لنکا کے سفر پر روانہ کیا اور خود ڈاکٹر مولانا عبدالرزاق سکندر کی معیت میں لبنان، عمان، لیبیا، کویت، مصر، اردن، فلسطین، سوریا، عراق، ایران، مراکش، کینیا، تنزانیہ، زمبیا، یوگنڈا، کمپالا کے سفر پر تشریف لے گئے۔ آپ کے سفر کے بعد مکہ مکرمہ کے اخبار العالم الاسلامی کی رپورٹ کے مطابق ایک لاکھ قادیانی مشرف بہ اسلام ہوئے علاوہ ازیں متعدد عرب ملکوں نے قادیانیوں کو غیر مسلم

اقلیت یا خلاف قانون قرار دیا۔ اور ان کے داخلے پر پابندی عائد کی۔

ہفتہ وار ختم نبوت انٹرنیشنل کے ایڈیٹر مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور ان کے معاون مولانا منظور احمد الحسینی نے بنگلہ دیش، تھائی لینڈ، ملائشیا، سنگاپور، انڈونیشیا، برما، بھارت، نیپال، متحدہ عرب امارات، سعودی عرب، کینیا، جنوبی افریقہ، فرانس، ماریشس، برطانیہ، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، کینیڈا اور اسپین کا دورہ کیا۔ بعض اسفار میں ان کو حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ، حضرت اقدس مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی اور حضرت اقدس مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب کی قیادت و سرپرستی کا شرف حاصل رہا۔

تادم تحریر جنوبی افریقہ کے ایک کیس میں دیگر حضرات کے علاوہ حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر، جناب عبدالرحمٰن باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی، جنوبی افریقہ کے دورہ پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں امت محمدیہ کی نمائندگی کے سلسلہ میں سرخرو فرمائے۔ آمین۔

## بیرونی دنیا :

دنیا میں اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کوئی ایسا براعظم نہیں ہے جہاں عالمی مجلس کا کام نہ ہو رہا ہو، یورپ، ایشیا، جنوبی امریکہ، شمالی امریکہ، جنوبی افریقہ، آسٹریلیا گویا چاردانگ عالم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کا عالمی مجلس کو شرف حاصل ہے برطانیہ، کینیڈا، ڈنمارک، میں عالمی ختم نبوت کانفرنسوں کے انعقاد کی اللہ تعالیٰ نے عالمی مجلس کو توفیق بخشی۔

## صدیق آباد (ربوہ)

ربوہ پاکستان میں قادیانیوں کا مرکز تھا۔ ۱۹۷۴ء سے پہلے قادیانی جماعت کی اجازت کے بغیر کسی کو وہاں دم مارنے کی اجازت نہ تھی۔ ۱۹۷۴ء کے بعد وہاں مسلمانوں کو داخلہ کی اجازت ملی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو قدرت نے اسی شرف سے بھی نوازا کہ اس وقت یہاں عالمی مجلس کے زیر اہتمام جامع مسجد تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی، مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن، دارالضیوف، دفاتر، رہائش گاہیں، دو دینی مدرسے، شفاخانہ، لائبریری، نماز پنجگانہ، جمعہ و عیدین ۱۹۷۴ء سے باضابطہ شروع ہیں کئی منصوبے خصوصیت سے تعمیر مساجد کی تکمیل اہل خیر کی توجہ کی محتاج ہیں۔ ان اداروں کی برکت سے الحمد للہ کئی قادیانی خاندانوں نے اسلام قبول کیا۔ ہر سال یہاں پر عظیم الشان سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوتی ہے۔

# عالمی مجلس کا ترجمان "ختم نبوت" دنیا کے کونے کونے میں پہنچ رہا ہے

## لٹریچر :

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے رد قادیانیت کے موضوع پر عربی، اردو، انگلش، سندھی میں دو سو سے زائد چھوٹی بڑی کتابیں اور پمفلٹ شائع کیے جن میں بعض کی اشاعت لاکھوں سے متجاوز ہے۔ لاکھوں روپے کا سالانہ بجٹ صرف نشر و اشاعت کے لیے مختص ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں مربوط نظام کے تحت عالمی مجلس کا لٹریچر مفت تقسیم کیا جا رہا ہے۔ دنیا کے کسی کونے سے خط آجائے عالمی مجلس کے خدام اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھتے، جب تک ان کے حکم کی تعمیل نہ ہو جائے، عالمی مجلس کی مطبوعات کی مقبولیت اور تقسیم کا کام اس ایک مثال سے اندازہ لگائیں کہ قومی اسمبلی پاکستان میں جو محضر نامہ پیش کیا گیا، اس وقت تک عربی، انگلش اور اردو میں اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ سفر حجاز کے موقع پر ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر کی روایت کے مطابق ایک ہفتہ میں جاپان، انڈونیشیا، ملایا، فلپائن، شام، انڈیا، عراق، ایران، نائجیریا، سرالیون، ایران، آئیوری کوسٹ، سینی گال، جنوبی افریقہ، ترکی کے عمائدین و علماء اسلام کو حضرت شیخ بنوری نے پیش کیا۔

اس کے علاوہ عالمی مجلس کے دو ترجمان ہیں ہفتہ وار لولاک ربوے مسجد فیصل آباد عرصہ تیس سال سے ایسی خدمات سرانجام دے رہا ہے جس کی ایک دنیا معترف ہے اس کا زرسالانہ ستر روپے ہے دوسرا پرچہ ہفتہ وار ختم نبوت انٹرنیشنل جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳ عرصہ پانچ سال سے جاری ہے لیکن آج اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ یہ رسالہ دنیا کے کونے کونے میں بین الاقوامی معیار کے مطابق شائع ہوتا ہے۔ دونوں عالمی مجلس کے ترجمان ہر ہفتے ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوتے ہیں۔ غرض یہ کہ ان کے ذریعے جاپان سے امریکہ اور ناروے سے جنوبی افریقہ تک عالمی مجلس کا مربوط رابطہ دنیا سے موجود ہے

## لائبریری :

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں ایک عظیم الشان لائبریری قائم ہے جس میں قادیانیت و رد قادیانیت پر کتابیں موجود ہیں۔ دنیا بھر میں کہیں سے کسی قادیانی حوالہ کی ضرورت ہو لے عالمی مجلس کی اس لائبریری کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے قومی اسمبلی میں قادیانیت پر بحث کے وقت اور وفاقی شرعی عدالت لاہور میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کی طرف سے رٹ پٹیشن کی سماعت کے دوران بھی لائبریری کام آئی۔ قادیانیت پر ریسرچ کے لیے بلا تردید یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ اور بعض کتب رسائل و اخبارات پر مشتمل یہ دنیا کا سب سے بڑا خزانہ ہے۔

## دارالمبلغین :

عالمی مجلس کے مرکزی دفتر ملتان میں قیام جماعت سے لیکر آج تک دارالمبلغین کام کر رہا ہے اس وقت دنیا میں قادیانیت کے خلاف کام کرنے والے علماء و مناظرین بالواسطہ یا بلا واسطہ اسی دارالمبلغین کے تربیت یافتہ یا وابستہ ہیں اس شعبہ میں نوجوان علماء کو مستقل وظائف دیئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں مختلف دینی مدارس میں رد قادیانیت

بڑی مذہبی شخصیت کی ذات پر محمول [illegible]
نہیں کی۔ اس نے تمام مسلمانوں کے متعلق [illegible]
کی اولاد جنھوں نے [illegible] کی [illegible]
استقبال کی [illegible] تعجب [illegible]
امت نے شورشوں، تعلیموں اور [illegible]
ہوتا تھا آج وہ جیتے جی [illegible]
کاٹ رہے ہیں آج ان کی بے بسی [illegible]
جماعت کے سربراہ کو چھپانے کے لئے [illegible]

## آخری معرکہ :

قادیانیت کے [illegible]
کن مرحلہ میں داخل ہو گئی ہے [illegible]
اب ضرورت ہے کہ تمام امت [illegible] آخری معرکہ کو سر
کرنے اس سلسلہ میں اپنی آمدنی سے زکوٰۃ، صدقات اور عطیات
کا معقول حصہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی بیت المال
میں جمع کرائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] سے [illegible]
نہیں۔ مجلس کے زیر اہتمام [illegible] مدارس اس وقت تک
عزیز بچے تعلیم دین کی خدمت کر رہے ہیں۔
آپ کے زکوٰۃ و صدقات خیرات [illegible]
ان مدات پر خرچ ہوتے ہیں۔ مجلس کے [illegible] مبلغین تنخواہ
[illegible] اسلام کی طرف سے [illegible] جنگ لڑنے میں [illegible]
[illegible] مجلس کے [illegible] دفاتر اندرون و بیرون
ملک قائم ہیں۔ ملتان، ربوہ، اسلام آباد، گوجرانوالہ، کوئٹہ،
سکھر، راولپنڈی، کشمیر، رحیم یار خان، حیدرآباد، بہاولپور،
[illegible] مجلس کے ذیلی
[illegible] ان سب امور پر لاکھوں کا خرچہ [illegible]
[illegible] حضرات کی اعانت سے پورا ہوتا ہے اس
[illegible] اور بھرپور توجہ کی ضرورت ہے۔ [illegible]
کی خاطر [illegible] مستحق ہیں کے لئے [illegible]
[illegible] آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

# حیاتِ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور بزرگانِ دین

تحریر: حافظ محمد اقبال رنگونی۔ انگلینڈ

۲۔ جو شخص بعد صحابہ کے کسی مسئلہ پر اجماع کا دعویٰ
کرے [illegible] ہے۔ (رحمۃ القراءۃ لوتی صفحہ [illegible])
جب یہ بات مسلم ہو گئی کہ حضرت صحابہ کرام کا اجماع
شرعی حجت ہے تو آئیے حضرت صحابہ کرامؓ کا عقیدہ ملاحظہ
فرمائیں۔ حضرت صحابہ کرامؓ تمام سے جنہوں نے سیدنا حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و نزول کا عقیدہ نقل کیا ہے ان کی
تعداد کتنی ہے؟ ذرہ ملاحظہ فرمائیے!

(۱) ابو امامہ باہلیؓ (۲) حضرت ابو رافع (۳) حضرت ابو ہریرۃؓ
(۴) حضرت ثوبانؓ (۵) حضرت حذیفہ (۶) حضرت سفینہ
(۷) حضرت ابو الدرداء (۸) حضرت ابو سعید الخدری (۹)
حضرت انس بن مالک (۱۰) حضرت جابر بن عبد اللہ (۱۱)
حضرت حذیفہ بن الیمان (۱۲) حضرت سمرۃ بن جندب (۱۳)
حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ (۱۴) حضرت عبد اللہ بن سلام
(۱۵) حضرت عبد اللہ بن عباس (۱۶) حضرت عبد اللہ بن عمر
(۱۷) حضرت عبد اللہ بن عمرو (۱۸) حضرت عبد اللہ بن مسعود
(۱۹) حضرت عبد اللہ بن المغفل (۲۰) حضرت عثمان بن عاص
(۲۱) حضرت عمار بن یاسر (۲۲) حضرت عمران بن حصین (۲۳)
حضرت عمرو بن عوف (۲۴) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ
(۲۵) ام المومنین حضرت صفیہؓ (۲۶) حضرت مسلم بن نفیل
(۲۷) حضرت کیسان بن عبد اللہ (۲۸) حضرت نافع بن کیسان
(۲۹) حضرت نواس بن سمعان (۳۰) حضرت واثلہ بن اسقع

حضرت صحابہ کرام کی یہ تیس تعداد حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے حیات و نزول پر متفق ہے ۔ کیا یہ اجماع صحابہؓ نہیں؟
[illegible] اس سے بڑھ کر [illegible] صحابہ
کرامؓ کا کوئی اجماع چاہیئے! کیا کسی مسئلے پر اتنے صحابہ
کرامؓ کا اتفاق ملتا ہے! حضرت مولانا محمد یوسف صاحب
لدھیانوی مدظلہ نے ایک جگہ لکھا ہے کہ:

دین اسلام کے وہ یقینی و قطعی مسائل جن پر اسلام
کی بنیاد ہے اور جن کا انکار بغیر کسی شک و شبہ کے کفر
ہے کیا آپ ان میں سے ایک ایک پر تیس صحابہ کرامؓ کی
شہادت پیش کر سکتے ہیں۔ مثلاً فجر کی دو ظہر عصر عشاء
کی چار چار اور مغرب و وتر کی تین تین رکعتیں سونے
چاندی کی زکوٰۃ ۲½ فیصد ہے وغیرہ وغیرہ یہ ایسے
مسائل ہیں جن کا کوئی مسلمان انکار نہیں کر سکتا اور یہ

# عالمی مجلس کے قائدین کا امریکی حکومت کے نام تار

ملتان (نامہ نگار) [illegible] عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ
اور مرکزی ناظم اعلیٰ [illegible] نے امریکی حکمرانوں کے نام مندرجہ ذیل تار دیا ہے:

"قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر کو وائٹ ہاؤس کمیٹی کے اجلاس میں دعوت دے کر پاکستان بلکہ عالم اسلام کے
مسلمانوں کے جذبات مجروح کئے گئے۔ قادیانی اپنے کو احمدی جماعت کے نام سے پکارتے ہیں جبکہ وہ دائرہ اسلام سے
خارج ہیں۔ اس جماعت کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا مرتکب
ہوا ہے بلکہ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بھی توہین کی ہے اور خود مسیح ہونے کا دعویٰ بھی کیا ہے۔ ایک عرصے سے امریکہ
قادیانیوں کی کھلم کھلا سرپرستی کر رہا ہے۔ [illegible] عالم اسلام کے مسلمانوں کے جذبات
مجروح نہ کئے جائیں [illegible] وائٹ ہاؤس کمیٹی کے اجلاس کا دعوت نامہ [illegible] واپس لیا جائے۔"

پر کورس ہوتے ہیں جن میں عالمی مجلس کے شعبہ تبلیغ کے سربراہ و مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر اور فاضل نوجوان مناظر ختم نبوت مولانا اللہ وسایا طلباء کو رد قادیانیت پر درس دیتے ہیں۔ یوں یہ دونوں حضرات اپنے اساتذہ مولانا لال حسین اخترؒ اور مولانا محمد حیاتؒ فاتح قادیانیت کے مشن کو حرز جان بنائے ہوئے ہیں مولانا اللہ وسایا نے اپنے قیام انگلستان کے دوران دیوبند، ڈھابیل کے علماء کرام کی ایک بہت بڑی جماعت کی رد قادیانیت کے سلسلہ میں خدمت کی۔

## مقدمات کی پیروی:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیت کے غیر مسلم اقلیت قرار پانے سے پہلے پاکستان میں نکاح و طلاق و وراثت وغیرہ کے مقدمات میں مسلمانوں کی قانونی امداد کرتی تھی تاکہ قادیانیوں کو عدالت کے ذریعہ غیر مسلم ثابت کیا جا سکے۔ الحمدللہ اس سلسلہ میں جو کامیابیاں ہوئیں وہ ملت اسلامیہ سے مخفی نہیں ہیں اس وقت جبکہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے عالمی مجلس قادیانیوں کے خلاف مسلمانوں کے ان مقدمات میں قانونی امداد بہم پہنچاتی ہے۔ جن میں مسلمان مظلوم ہیں خواہ وہ قتل کا کیس ہی کیوں نہ ہو۔

مولانا محمد اسلم قریشی نے جب ایم ایم احمد قادیانی پر قاتلانہ حملہ کیا یا غازی حاجی مانک نے ایک قادیانی کو جہنم رسید کیا ایسے مقدمات کی مجلس نے نہ صرف پیروی کی بلکہ ان مسلمان گھرانوں میں ماہانہ معقول وظیفہ کا بھی اہتمام کیا۔ اس وقت بھی درجن بھر ایسے مقدمات عدالتوں میں چل رہے ہیں جن کی عالمی مجلس پیروی کر رہی ہے ان کے تمام اخراجات مرکز کے بیت المال سے ادا کئے جاتے ہیں۔

## لندن میں دفتر کی خریداری:

۱۹ فروری ۱۹۸۵ء کو مرزا طاہر کی ہدایت پر قادیانیت کا نمائندہ نے مولانا محمد اسلم قریشی مبلغ ختم نبوت کو سیالکوٹ سے اغوا کیا۔ مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی قیادت

میں اُمت مسلمہ نے تحریک چلائی، [illegible] قادیانیت آزادی نہیں پر [illegible] فرار اختیار کیا۔

جب سے مرزا طاہر نے لندن کے قریب [illegible] "اسلام آباد" قائم کرکے اسے مرکز [illegible] ہوئے جیسے مسلمانوں کو [illegible] تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر [illegible]۔

اس سلسلہ میں اس امر کی شدید ضرورت [illegible] تھی کہ لندن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت [illegible]

[illegible] فضل [illegible]

[illegible] مولانا محمد [illegible]

[illegible] حضرت شیخ الحدیث

[illegible]

## کامیابی کا راز:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے [illegible] اکابر کی [illegible] اس [illegible] اخلاص و تقویٰ اور [illegible] رہنمائی کا نتیجہ

# اس سال کی سب سے بڑی کامیابی لندن میں مرکز ختم نبوت کا قیام ہے

مرکز قائم کیا جائے جو مغربی ممالک میں قادیانیوں کے خلاف [illegible] کے ایک مضبوط قلعہ کا کام دے۔ الحمدللہ ایک بہتر [illegible] عمارت جو آٹھ ہزار چھ سو مربع فٹ پر مشتمل ہے میسر آ گئی ہے۔ یہ عمارت پہلے چرچ کے طور پر استعمال ہوتی تھی اس کا سودا ایک لاکھ ۲۵ ہزار پونڈ میں ہو چکا ہے۔ اس کے لئے ۷۰ ہزار پونڈ کا انتظام ہو چکا ہے۔ اور ۵۵ ہزار پونڈ کا سرمایہ فوری طور پر مطلوب ہے۔

علاوہ ازیں اس عمارت کی اصلاح و مرمت اور یہاں مسجد کی تعمیر، پریس کے نصب مبلغین اور علماء کے تقرر نیز عربی، انگریزی، اردو اور دیگر بین الاقوامی زبانوں میں اشاعتی لٹریچر کے مصارف کے لئے بھی لاکھوں پونڈ کی ضرورت ہوگی۔ ظاہر ہے کہ یہ گرانقدر مصارف اسی وقت پورے ہو سکتے ہیں جبکہ درد مند اہل خیر اس کی طرف پوری طرح متوجہ اور فکر مند ہوں۔

آنجناب کو اللہ تعالیٰ نے خیر کے کاموں میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ آپ سے التماس ہے کہ اس عظیم الشان صدقہ جاریہ میں اپنے وسائل سے بڑھ کر حصہ لیں۔ یہ لاکھوں پونڈ کا منصوبہ آپ جیسے مخیر حضرات کی فوری توجہ کا منتظر ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ آپ کی جان و مال میں بیش بہا برکتیں عطا فرمائیں اور دنیا و آخرت کی سعادتوں سے بہرہ ور فرمائیں۔

[illegible] کوئی کام کر رہے ہیں سب یہاں بھی اتحاد و اتفاق کی روح ہے عالمی مجلس کے خدام نے ہمیشہ اپنے امیر کی اطاعت اس جذبے سے کی کہ کوئی وفادار بیٹا اپنے باپ کی اطاعت کی ایسی مثال پیش نہیں کر سکتا۔ بھائیوں میں بھی کبھار اختلاف ایک فطری امر ہے مگر اس اختلاف کو اپنی انا کا مسئلہ بنانا بہت بڑا المیہ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اکثر دینی جماعتیں شکست و افتراق کا شکار ہیں کروڑوں درود و سلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر کہ آپ کی توجہات عالیہ کے صدقے میں اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ جماعت اب تک اس اختلاف سے محفوظ و مامون چلی آ رہی ہے۔ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے اسے محفوظ و مامون فرمائیں۔ جملہ قارئین سے خصوصی دعاؤں کی التماس ہے۔

## قادیانیت:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے باغی کا دوسرا نام مرزا قادیانی ہے اسی مردود و ملعون نے ذات باری کی ایسی توہین کی کہ منکرین خدا کے سر جھک گئے۔ [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات قدسی سے بغض و عناد اس کی گھٹی میں پڑا ہوا تھا۔ اس ملعون نے کسی بھی بڑے سے

شخص انکار کرے وہ مسلمان نہیں رہ سکتا کیا ان میں سے ہر ایک پر تیس صحابہ کرامؓ کی سو سے زائد احادیث کا حوالہ دے سکتے ہیں پھر کس قدر عجیب بات ہے کہ جو عقیدہ تیس صحابہ کرامؓ کی ایک سو سے زائد احادیث سے ثابت ہے اور جس پر پوری امت کے اکابر مجددین کی مہر تصدیق بھی ثبت ہے وہ آپ کو عیسائیوں کی تعلیم کا شاخسانہ نظر آتا ہے؟ (چند شبہات کا جواب صفحہ) حاصل یہ کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آپ کے نزول کا عقیدہ صرف سیدنا حضرت ابو ہریرہؓ سے نہیں بلکہ تیس صحابہ کرامؓ اور پوری امت کے اکابر کا متفقہ عقیدہ ہے! قادیانیوں کو چونکہ دین اسلام سے خدا واسطے کا بیر ہے اس لیے انہوں نے اس عقیدے پر ضرب کاری لگائی تاکہ اگر مسلمان اس سے متفق ہو جائیں تو پھر تو کہہ کر سارے دین کو تباہ کر دیا جائے کہ جو عقیدہ تیس صحابہ کرامؓ اور امت کے اکابر کا تھا وہ تو غلط ہوا تو اب نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، روزہ کو لیجئے اس طرح تمام ضروریات دین کے اسی ایک منطق سے ختم کر دیا جائے (العیاذ باللہ تعالیٰ)

تھوڑا سا غور فرمائیے کہ کیا یہ صحابہ کرامؓ جو مرزا صاحب کے بقول بڑی عظیم شخصیات بھی تھے اور اسلام کی خاطر بڑے بڑے مصائب جھیلے اتنے گئے گزرے تھے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا کریں اور دین اسلام کا حلیہ بگاڑ دیں؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ انہوں نے یہ عقیدہ حیات عیسیٰؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے لیا اور اسی کو آگے پھیلایا اور اسی کو روایت فرمایا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اشارۃً یا کنایۃً یا صراحتاً ایسا نہ پاتے تو ان کی ہرگز مجال نہ تھی کہ وہ ایسا عقیدہ رکھتے۔ ہماری اس گزارش سے مرزا صاحب بھی سو فیصدی اتفاق کرتا ہے وہ لکھتا ہے:

صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا نہیں کر سکتا۔ اور ڈرنے کی بات ایک ایسی بات ہے کہ جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان اشارۃً یا صراحتاً بیان نہ فرماتے تو صحابی کی کیا مجال تھی کہ خود بخود آنجنابؐ پر افترا کر لیتا بلاشبہ اس نے سنا ہوگا تب ہی تو اس نے ذکر کیا سو جو کچھ اس نے سنا۔ اگرچہ آنحضرتؐ کے الفاظ سے ظاہر نہیں کیا لیکن ایک بچہ کو بھی سمجھ آ سکتی ہے کہ اس نے ضرور سنا تب ہی تو بیان کیا ہے۔ پس ظاہر ہے کہ یہ افترا نہیں بلکہ بیان واقعہ ہے کیا آپ اس صحابی پر حسن ظن نہیں رکھتے؟ اور یہ خیال رکھتے ہیں کہ بغیر سننے کے ہی اس نے کہہ دیا؟ راقم خاکسار غلام احمد عفی عنہ بقلم خود ۲۱ جولائی ۱۸۹۱ء (الحق مباحثہ لدھیانہ صفحہ ۲۱ حاشیہ)

اگر میں بھی مرزائیوں سے یہی پوچھوں کہ مرزا صاحب کے یہ الفاظ صحیح ہیں یا نہیں؟ کیا آپ صحابی سے حسن ظن رکھتے ہیں کیا آپ صحابہ کرامؓ پر افترا کے ارتکاب کا عقیدہ رکھتے ہیں؟ اگر نہیں تو آیئے اجماع صحابہ کو تسلیم کیجئے اور حیات نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ رکھ کر مرزا صاحب کے کذاب ہونے پر مہر ثبت کریں

ان ارید الا الاصلاح وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

## نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیلؔ باوا

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

### یہ خلافت ہے نبوت کی

محمد احسان رانا جماعت ششم گروڈ لعل عیسن

ایک مرتبہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ تشریف فرما تھے حضرت ابوذرؓ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے اور بیٹھ گئے۔ ان کے بعد سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے پھر سیدنا حضرت عمرؓ آئے اور سلام کر کے سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی دائیں جانب بیٹھ گئے۔ ان کے بعد سیدنا حضرت عثمان ذی النورینؓ آئے اور سلام کر کے حضرت سیدنا عمرؓ کی دائیں جانب بیٹھ گئے۔ ہمارے نبیؐ کے سامنے سات کنکریاں پڑی تھیں۔ آپؐ نے مٹھی میں رکھ لیں تو وہ کنکریاں خدا کی تسبیح کرنے لگیں کنکریوں کی آواز ایسی تھی جیسی شہد کی مکھیوں کے بھنبھنانے کی ہوتی ہے۔ اس وقت جو موجود تھے سب نے سنی۔ جب وہ کنکریاں ہمارے نبیؐ نے رکھ دیں تو خاموش ہو گئیں پھر آپؐ نے وہ کنکریاں اٹھا کر سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو دیں۔ وہ پھر تسبیح کرنے لگیں اور اسی طرح آواز آنے لگی انہوں نے رکھ دیں تو وہ خاموش ہو گئیں۔ پھر وہ سیدنا عمرؓ کو دیں وہ پھر تسبیح کرنے لگیں اس طرح حضرت سیدنا عثمانؓ کے ہاتھ میں دیں تو وہ تسبیح پڑھنے لگیں۔ اس پر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ خلافت ہے نبوت کی"۔

ایک اور جگہ یہ آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بعد اور لوگوں کو بھی دیں، لیکن کنکریوں نے کسی کے ہاتھ میں تسبیح نہ کی۔ اس وقت سیدنا حضرت علیؓ موجود نہ تھے۔ اگر وہ ہوتے تو ان کے ہاتھ میں بھی کنکریاں تسبیح کرتیں کیونکہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چوتھے خلیفہ تھے۔ (رضی اللہ عنہم اجمعین)

محمد شریف ظفر، فورٹ عباس

یہ دنیا اور اس کی زندگی عارضی ہے۔ آخرت کی زندگی ہمیشہ رہنے والی ہے ہمیشہ اسی چیز کو پانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جو زیادہ عرصہ رہنے والی ہو فنا ہونے والی زندگی کے بجائے آخرت کی زندگی کی فکر کرنی چاہیئے۔ آخرت میں سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال ہوگا۔ نماز پڑھنے اور حلال مال کمانے والا شخص جنت میں جائے گا۔ نماز نہ پڑھنا اور بے ایمانی چوری فریب سے کمایا ہوا مال عذاب کا باعث ہوگا! فکر آخرت یہی ہے کہ انسان!

(۱) نیک کام کرے۔
(۲) اللہ ہی کی عبادت کرے۔
(۳) مخلوق خدا کا احترام کرے۔
(۴) نماز پڑھے روزے رکھے اور زکوٰۃ دے۔
(۵) ہمت ہو تو فریضہ حج ادا کرے اور خدا اور رسول کی اطاعت کرے۔

## انبیاءؑ اور صحابہؓ کے القاب

حافظ عبدالمجید، منشیکے گورایہ

۱۔ حضرت آدمؑ کو صفی اللہ
۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اللہ
۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اللہ
۴۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبیح اللہ
۵۔ حضرت نوح علیہ السلام کو نجی اللہ
۶۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو خلیفۃ اللہ
۷۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روح اللہ
۸۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول اللہ
۹۔ حضرت خالدؓ کو سیف اللہ
۱۰۔ حضرت ابوبکرؓ کو صدیق اکبرؓ
۱۱۔ حضرت عمر فاروقؓ کو فاروق اعظمؓ
۱۲۔ حضرت عثمان غنیؓ کو جامع القرآن
۱۳۔ حضرت علیؓ کو شیر خدا

# مقابلہ معلوماتِ ختم نبوت سلسلہ ۱ کے نتائج کا اعلان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب نے ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کے ذریعے اس مقابلے کا اعلان کیا تھا۔ الحمدللہ کہ ہمارے قارئین نے اس میں خوب دلچسپی لی۔ ذیل میں صرف اول، دوم، سوم آنے والے حضرات کے نام درج کئے جا رہے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے قارئین دوسرے معلوماتی مقابلے میں بھرپور دلچسپی لیں گے۔

(محمد حنیف ندیم)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیر انتظام مقابلہ معلومات ختم نبوت کا سلسلہ نمبر ۱ منعقد کروایا گیا اس مقابلہ معلومات میں 359 امیدواروں نے حصہ لیا۔ ذیل میں اس مقابلہ کی قرعہ اندازی کے سلسلہ میں ایک تقریب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے سرپرست حاجی عبدالحمید رحمانی صاحب کی رہائشگاہ پر منعقد ہوئی مجاہدین ختم نبوت اور معززین شہر نے بھاری تعداد میں شرکت کی اس تقریب کی صدارت مقامی عدالت کے مجسٹریٹ جناب چوہدری مختار احمد نے کی اور مہمان خصوصی جناب محمد اسلم خان لودھی ڈی ایس پی ننکانہ صاحب تھے حاجی عبدالحمید رحمانی نے میزبانی کے فرائض سرانجام دیئے۔ صحیح حل کی قرعہ اندازی کے لئے جناب محمد اسلم خان لودھی ڈی ایس پی ننکانہ کو زحمت دی گئی قرعہ اندازی کی بنیاد پر اول انعام ننکانہ صاحب کے محمد ندیم صاحب نے حاصل کیا جنہیں قیمتی کتابوں کا سیٹ اور تین ماہ کے لئے ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل مفت جاری کیا گیا ہے۔

ایک غلطی والے حل کی قرعہ اندازی جناب چوہدری مختار احمد مجسٹریٹ نے کی۔ ایک غلطی والے حل کی قرعہ اندازی کی بنیاد پر آنے والے خوش نصیب جناب سید وسیم جاوید اقبال کراچی نمبر ۵۲ قرار پائے جنہیں قیمتی کتابوں کا سیٹ اور ۲ ماہ کے لئے ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مفت جاری کیا جا رہا ہے۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے چوہدری مختار احمد صاحب مجسٹریٹ اور خان محمد اسلم خان لودھی صاحب ڈی ایس پی ننکانہ صاحب نے اپنے مکمل قانونی اور آئینی تعاون اور مدد کا یقین دلایا اور کہا کہ قادیانی جہاں بھی شرارت کریں گے قانون اور صدارتی آرڈیننس کی رو سے اُن کے خلاف کارروائی ہوگی انہوں نے مجلس کے کارکنان کو انتظامیہ سے تعاون کرنے کی اپیل بھی کی اور کہا کہ وہ قانون کے ہوتے ہوئے کبھی قانون کو ہاتھ میں نہ لیں حاجی عبدالحمید رحمانی صاحب نے شرکاء تقریب خصوصاً مجسٹریٹ صاحب اور ڈی ایس پی کا دلی شکریہ ادا کیا اور ہر ممکن امداد و تعاون کا یقین دلایا مہمانان گرامی کو مجلس کی طرف سے کتابوں کا ایک ایک سیٹ بھی پیش کیا اور آخر میں شرکاء تقریب کی ٹھنڈے مشروب سے تواضع کی گئی۔

خواجہ عبدالحمید بٹ لودھراں، حافظ حسین احمد راولپنڈی، محمد طاہر سلیم رحیم یار خان، غلام مصطفےٰ کراچی، عبدالستار سالک کشمیری کراچی، حافظ ثناء اللہ ساجد شجاع آباد، امجد اقبال ساجد جھنگ صدر، محمد ہاشم اردو بازار لاہور، عزیز الرحمٰن قاسمی لاہور، سلطان احمد حنفی سرگودھا، حافظ محمد اقبال نعمانی لاہور، شیخ عبدالرؤف ترنڈہ، مطیع الرحمٰن احمد کراچی، حافظ محمد نواز ٹوبہ ٹیک سنگھ، محمد اکرم چونیاں، سعید احمد کراچی، محمد ضیاء اللہ قریشی ڈگری سندھ، احمد رضا بیگ کراچی، عبدالرحمٰن طاہر فیصل آباد، ناصر محمود اعوان چک نمبر ۱۰۲ گ ب فیصل آباد، رحمت علی سیالکوٹ، حافظ عطاء الرحمان لاہور، عبدالستار کراچی، عبدالغفار کراچی، سمیع الرحمان احمد خان کراچی، محمد احمد معاویہ

ساہیوال، طارق رشید زاہد عارف ڈائمنڈ کرکٹ گرو، محمد سعید ٹنڈو غلام علی، سندھ، محمد سرور شاکر سرگودھا، حافظ محمد سلیم کراچی، قاری محمد امین فیصل کالونی، منظور ضیا کراچی، ذوالفقار احمد سرگودھا، قاری محمد ابراہیم میانوالی، میاں محمد اکمل فیصل آباد، قاضی محمد اسرائیل مانسہرہ، سعید احمد قریشی کراچی، مشتاق الرحمان ساہیوال، سید لال حسین شاہ منڈی بہاؤالدین، عبدالغنی اسلام آباد، محمد اذلان شاہ شاہد لاہور، ثاقب نسیم لاہور، چوہدری شفیق احمد بہاولپور، حافظ عبدالرحمن کراچی، عبدالغنی طارق رحیم یار خان، محمد عبدالعلی ایجنسی کوئٹہ، عبدالبدیع دوڑ نواب شاہ، حاجی اشفاق احمد اسلام آباد، حاجی عبدالمجید ڈسکہ، قاری غلام مصطفےٰ قادری کوٹ عبدالمالک، حامد بن جمیل فیصل آباد، محمد اسحاق خان وہاڑی، محمد نسیم خان مانسہرہ، صفدر حسین اسلام آباد، نعمت اللہ نواب شاہ، مختار احمد مسعود کراچی، خلیل الرحمن ہری پور ہزارہ، فضل وحید ریحان کراچی، اللہ بخش خاکوانی بہاولپور، شیخ محمد اسلم چاولہ رحیم یار خان، شاہ عماد الدین ہاشمی مانسہرہ، سعدیہ عبدالخالق نوشہرہ، عبدالوحید قاسمی اسلام آباد، راجہ اورنگ زیب خان لاہور، سراج الحق ساجد مانسہرہ، عطاء الرحمن شاکر مانسہرہ، حافظ محمد شاکر وسیم، ایاز احمد محمود بہاولپور، شاہد سہیل کلور کوٹ، محمد یوسف آسی نواں جنڈانوالہ بھکر، سید محمد انعام اللہ بخاری ساہیوال، اللہ یار ندیم ساہیوال، عزیز الرحمن بنوں، صوفی محمد یار بھلوال، رائے طاہر نسیم خان لاہور، حافظ محمد جمیل احمد خانیوال، ممتاز علی ضلع شکارپور سندھ، حافظ محمد نجیب بدین، آصف اقبال تھرپارکر، ارشد نسیم خانیوال، تنکیر ناز کراچی، مختار احمد مسعود کراچی، محمد عبدالرؤف خانیوال، حفیظ محبوب الرحمان بمبئی بھارت، رفعت منظور، حمیدہ منظور سرگودھا، محمد اعظم اعظم ہری پور، ساجد قدیر ہری پور ہزارہ، محمد عبداللہ حجازی ظاہر پیر، شیخ محمد ندیم احمد کراچی، شبیر احمد شیخ نواب شاہ، نور محمد بہاول نگر، دین محمد بہاؤ ننگر، راحیہ شاہد رزاق ایبٹ آباد، محمد فیاض ہری پور ہزارہ، قاری عمر خان فاروقی ہری پور، محمد شریف بدین، عبدالرشید کراچی، نور محمد شاد رحیمیار خان، محمد رفیق ضلع رحیم یار خان، غلام اکبر شبکب آباد، حافظ جمیلہ خاتون کراچی، عراق سلیم تھرپارکر، انجبر اقبال قاسمی کراچی، حافظ انور شہزاد کراچی، حافظ نور حسین، تکمیل احمد ہری پور، محمد مرسلین کلور کوٹ، عبدالستار کراچی، محمد نسیم محمد فرید مانسہرہ، سید اصغر حسین کراچی، ذوالفقار علی خان وہاڑی، قاری فیض اللہ میاں چنوں، قاری ولی الرحمان مظفر گڑھ، محمد قاسم سنگھڑ اہ نارووال، محمد طیب ساہیوال محمد اسلم شاہین کلور کوٹ بھکر، محمد شفیق ساہیوال، سہیل شاہد شہزاد کلور کوٹ، محمد کبیر خان گوجرانوالہ، محمد کبیر گوجرانوالہ، محمد ہارون مانسہرہ، حافظ محمد صادق بہاولپور نذیر احمد قریشی لاہور، شوکت علی، محمد ہارون مانسہرہ، منصور الحسن ملک سرگودھا، قاری عبداللطیف آزاد اسلام آباد، مقبول احمد چھالیہ گجرات، محمد افضل خان بلوچ شجاع آباد، محمد اکمل بھٹی بہاولپور، عبدالعزیز بلوچ حیدرآباد، محمد یوسف راناکروڑ لعل عیسن لیہ، محمد عاشق ناز تھرپارکر، عبدالرشید بدین، حافظ عبدالمتین تنگر گراہ سیالکوٹ، خالد جاوید سرگودھا، شیخ فرخ احمد علی اٹک، محمد اشرف بہاولپور، البنی الماس تونسہ شریف، البشیر احمد میرپورخاص سندھ، محمد ریاض گھمن کراچی، امداد اللہ انور ان الاخ مولانا عبدالرحیم اشرف ملتان، مولوی عبدالقیوم خطیب مانسہرہ، ملک حمید الرحمن میانوالی، محمد عثمان گھمن کراچی، محمد فہیم الدین کراچی، حافظ عبداللطیف ڈیرہ اسماعیل خان، ننکانہ صاحب سے فاروق شہزاد، شیخ محمد عثمان، محبوب احمد شیخ، شیخ محمد یونس، محمد یوسف عبدالغفار شیخ کوٹری سندھ، افروز سخاوت واہ کینٹ، عالی محمود مانسہرہ، محمد اقبال عاصم سرگودھا، فضل محمود محمد سٹہ، حافظ محمد رمضان لاہور، محمد نفیس احمد ہارون آباد، حافظ محمد اختر سندور ڈیرہ اسماعیل خان، شاہد مصطفےٰ جوہر آباد خوشاب، حبیب الرحمان راولپنڈی، قاری محمد بشیر احمد صابر سرور روڈ عمر کوٹ محمد فاروق صدیقی محلہ پنڈی صدر جھنگ، عبدالمتین مجاہد ننکانہ صاحب قاری محمد بشیر قریشی بالاکوٹ، احسان الحق ساجد چک ۵۲ ر وہاڑی، حافظ حبیب اللہ شاہ کوٹ، محفوظ الحق وہاڑی، غلام اللہ ہارون آباد، صادق علی شاہ کراچی، ناصر علی کنڈیارو، محمد ذوالفقار علی وہاڑی، ماسٹر محمد صابر کھنڈا ضلع اٹک، عبداللہ مجاہد مجاہد ساہیوال، محمد قاسم واگھ کوٹ بھائی خان ضلع سرگودھا، سعید عالم ضلع بدین، طارق علی شاہ کوٹ، محمد اختر میمن خیرپور، حافظ حمیرا انصاری کراچی، محمد ندیم طاہر رحیم یارخان، حافظ محمد طیب طاہر رحیم یارخان، محمد سلیم محرر مانسہرہ، حافظ عبدالجبار چک ۴۳ ر وہاڑی، حافظ عبدالاحد سکھر، حبیب اللہ وہاڑی، غلام مصطفےٰ بلوچ مکران بلوچستان افتخار احمد نقشبندی ایبٹ آباد، عبدالغفور کوٹ شادو، شاہد حسین فریدی کراچی، محمد سہیل صدیقی لسبیلہ کراچی، محمد یوسف عبداللہ ماناوالہ بازار شاہ کوٹ، جبین جہاں تبسم کراچی، ڈاکٹر تبسم انوار احمد کراچی، نور البصر نوشہرہ، محمد اسلام الحق مکران طارق محمود ملک ننکانہ صاحب ملک مقصود احمد انجم ننکانہ محمد افضل شیخ ننکانہ صاحب، خالد جاوید احمد بٹ سوہدرہ، ملک محمد نواز عابد پنڈ دادنخان، خلیل الرحمان واہ کینٹ، رابعہ بصری ڈیرہ نواب سکندر علی سومرو ضلع نواب شاہ، حافظ محمد علی کراچی، ریاض حسین جونیجو ٹگائی شکارپور، محمد الیاس رحیمیار خان، حافظ محمد شفیق ندیم قصور، محمد ندیم ننکانہ صاحب اوقرم

## مقابلہ معلومات ختم نبوت سلسلہ نمبر ا کے صحیح جوابات

۱۔ ماکان محمد ابا احد ۔ سورہ الاحزاب
۲۔ مسیلمہ کذاب
۳۔ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں
۴۔ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء
۵۔ مسیلمہ کذاب، طلیحہ اسدی، اسود عنسی، اسحاق مغربی
۶۔ مرزا قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں قادیانی بلڈنگ میں مرا۔
۷۔ مراق، ہسٹریا، سر درد، تپ دق، ہیضہ
۸۔ خود کو مسیح کہا، محمد رسول اللہ کہا، خدائی کا دعویٰ
۹۔ قادیان
۱۰۔ مولانا محمد اسلم قریشی

اندازی میں انعام کا مستحق قرار پایا) فقیر محمد الطاف الرحمٰن دریا خان، شوکت علی ننکانہ صاحب، محمد جمیل ننکانہ صاحب، سلطان احمد، محمد جمیل ننکانہ صاحب، محمد صابر مانسہروی کرکی، رانا عبدالمجید ننکانہ، محمد علی نفیس شاہ، عنایت اللہ خان مرطان، محمد نذیر قصور، لیاقت علی لاہور، فضل محمود سیال لاہور، قدرت اللہ خان کوٹ عبدالمالک لاہور، شہباز احمد ننکانہ صاحب، عاشق حسین کنڈیارو، سجاد حاصم کھاریاں، امین ثاقب گوجرانوالہ، عبداللہ وراسیوش پنجگور بلوچستان، ملک محمد یاسین قادری منڈی بہاؤالدین، صادق حسین گھکھڑ سیداں، اعجاز احمد ننکانہ صاحب، محمد اسلم چوہدری چک ۲۱۱ منکیرہ (بھکر)

## بعد از وقت حل موصول ہوئے

عبدالعزیز چلہ پاری نواں سگر نور پور تحصیل خوشاب، محمد افضل عدم گوٹھ حاجی رحیم الدین بدین۔

## دوم آنے والے حضرات

سید وسیم جاوید اقبال کراچی نمبر ۵ قرعہ اندازی میں انعام کے مستحق قرار پائے۔ حافظ عبدالقیوم سوہدرہ وزیرآباد، محمد شریف بوتج قصور، شمشیر احمد کراچی، حبیب اللہ مغل خانپور، قاری محمد رمضان میلسی، احسان الٰہی خالد مرید کے ننکانہ صاحب، محفوظ احمد قاسمی میلسی، فصیح اللہ کراچی، عبدالجبار کراچی، منظور احمد بھاگ شہر بلوچستان، سید شفیق احمد سکھر، حافظ محمد حسین کراچی، حبیب اللہ عابد چارسدہ، عبدالسلام بہاولپور، اللہ دسایا جلال پور میلسی، عبدالصمد بہاولپور، ملک محمد شریف ننکانہ صاحب، حافظ جنید احمد خوشاب، اصلاح الدین ایوبی ضلع میانوالی، زبیر احمد کراچی، آفاق احمد کراچی، اورنگزیب کراچی، خالد محمود کروڑکوٹ، محمد حسین آرائیں نواب شاہ، رفیق عالم ننکانہ صاحب، عبدالعزیز پچھیدن، نورالحسن جاریہ منڈی، غلام علی، ابوعبیداللہ ابوظہبی، بدیع الزمان کراچی ملاح، محمد بلال عباسی حیدرآباد سندھ، شیخ عبدالوہاب سکھر، محمد عبدالرحمٰن جھنگریو بدین، محمد ظہور شیر پور مانسہرہ، انوار اقبال ڈھیولا بھکر، صاحبزادہ سخاوت الرحمٰن مانسہرہ، حسین احمد ڈیرہ اسماعیل خان، حافظ عبدالحکیم سبی، محمد لئیق صابر مانسہرہ، محمد ہاشم اہرالنج حیدرآباد، محمد ارشد مانک، رشید احمد جیلانی بہاولنگر، عنایت اللہ ڈیرہ اسماعیل خان، حافظ صدیق طاہر کراچی، محمد امین ننکانہ صاحب، حافظ محمد اسماعیل سکھر، حافظ محمد یونس زاہد وزیرآباد، محمد سلیم خان ڈیرہ اسماعیل خان، محمد نوید سلطان لاہور، سید عبداللہ شاہ نظیر مانسہرہ، راؤ عبدالرحیم طاہر ہارون آباد، عبدالحق میرپور، عبدالوحید چک ۸۷ میرپور ضلع شیخوپورہ، احمد نواز سیالکوٹ، محمد ابراہیم شاکر کراچی، اختر علی ننکانہ صاحب۔ سیف علی ننکانہ صاحب، حافظ حبیب اللہ ہارون آباد، حافظ غلام یٰسین روہڑی، ریاض حسین شاہد ملتان، آسے طاہر مغل ننکانہ، محمد سلیم الرحمٰن ڈیرہ غازی خان، سید محمد شکیل جیلانی فیصل آباد، عبدالعتیق شاہ مانسہرہ، قاری محمد ضیاء الحق چونیاں، حمید احمد انصاری حافظ آباد،

## سوم آنے والے حضرات کے نام

محمد کفیل خان لاہور، محمد عبداللہ معاویہ قصور، حافظ افتخار قصور، محمد عبداللہ مکی قصور، حافظ لیاقت علی قصور، حافظ محمد جاوید قصور، محمد الیاس راشد فقیروالی، حافظ عبدالعزیز لاڑکانہ، شاہ عدیل عباسی سیالکوٹ، محمد فہیم محمد یوسف عباسی بہاولپور، محمد مظفر علی سرگودھا، حافظ رحیم الدین اشرف ٹھکوامنڈی، ممتاز حسین ایبٹ آباد، محمد ثناء اللہ بھکر، محمود اللہ قاسمی کراچی، ابوالبرکات عیسیٰ خیل، خالد محمود زئی منگل کوٹ، محمد انور اشرف جیکب آباد

## بقیہ: لندن کانفرنس

ہیں قادیانیوں پر ظلم نہیں ہو رہا ہے ان کی طرف سے ظلم کی جو داستانیں گھڑی گئی ہیں سب جعلی ہیں۔ قادیانیوں کا مقصد اس جھوٹے پروپیگنڈے سے ان ملکوں میں سیاسی پناہ حاصل کرکے وہاں مستقل قیام حاصل کرنا ہے۔ اس دھوکہ کی بنیاد پر قادیانی کافی تعداد میں پناہ حاصل کر چکے ہیں۔ لہٰذا انہیں سیاسی پناہ ہرگز نہ دی جائے۔ اور جنہیں دی گئی ہے انہیں نکالا جائے۔ امریکہ نے انسانی حقوق کے نام پر قادیانیوں کی حمایت میں پاکستان کی زرعی اور اقتصادی امداد کو جو مشروط کر دیا ہے یہ اجتماع اس کی مذمت کرتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ یہ پاکستان کے اندرونی معاملات اور اسلامی قوانین میں براہ راست مداخلت ہے اس سلسلے میں حکومت پاکستان سے مطالبہ ہے کہ وہ کسی قسم کی امداد جو مشروط ہو اسے مسترد کر دے یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے تمام مطالبات منظور کرے اور مولانا محمد اسلم قریشی کی عدم بازیابی پر یہ اجتماع پنجاب کی حکومت کو نااہل قرار دیتا ہے۔ کہ پانچ سال کا طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود مولانا قریشی صاحب کے اغوا کا مسئلہ حل نہ کر سکی۔ یہ اجتماع سکھر اور ساہیوال کے کیس کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کرتا ہے۔ یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو نکالا جائے۔ ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ قادیانی رسائل و جرائد پر پابندی لگانے کے علاوہ ان کے پریس کو ضبط کیا جائے۔ ربوہ کی زمین بحق سرکار ضبط کرکے ربوہ کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔ یہ اجتماع پاکستان بھر میں ہونے والے دھماکے اور کراچی میں ہونے والے لسانی گروہی فسادات پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ اور یہ سمجھتا ہے کہ یہ وطن عزیز پاکستان کو تباہ و برباد کرنے کی کوشش ہے۔ جس میں قادیانی گروہ کا ملوث ہونا کوئی بعید نہیں۔ کیونکہ قادیانیوں کے پاس ملک میں بے پناہ اسلحہ موجود ہے۔ اس لیے یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی عبادت گاہوں، ان کے مکانات، ربوہ اور سندھ میں قادیانیوں کے خفیہ اڈوں کی تلاشی لی جائے۔ یہ اجتماع مکہ مکرمہ میں حج کے دوران رونما ہونے والے واقعہ پر افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ یہ مقدس جگہ جلسہ جلوس، و مظاہرین کے لیے نہیں ہے۔ اور ایرانی مظاہرین کی اس شرمناک حرکت پر اس کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اور اس بارے میں سعودی عرب کی حکومت نے جو اقدامات کئے ہیں اسے

استحسان کی نظر سے دیکھتا اور اس کی بھرپور تائید کرتا ہے۔ اور حکومت سعودیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئندہ حجاج کرام کے راحت و سکون اور امن و امان کے لیے مضبوط ذرائع استعمال کئے جائیں۔ اور حرمین اور مقدس کے تقدس کو محفوظ رکھا جائے۔ اور تمام اسلامی حکومتوں، تنظیموں، اداروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ حرمین شریفین کے تحفظ و تقدس کے خلاف اس واقعہ نامرضیہ کی بھرپور مذمت کرے۔ یہ اجتماع بھارت میں ہونے والے مسلم کش فسادات پر مذمت کا اظہار کرتا ہے۔ اور افغانستان میں جہاد اسلامی کی بھرپور تائید کرنے اور ان کے قائدین سے مکمل اتحاد کی درخواست کرتا ہے۔ یہ اجتماع عراق ایران جنگ کی شدید مذمت کرتے ہوئے ایران کی ضد اور ہٹ دھرمی اور صلح کی کوشش کو ٹھکرانے کو سخت افسوس ناک قرار دیتا ہے۔ اس سے اسلام کو نہیں بلکہ اعدائے اسلام کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔

## شبان ختم نبوت ٹی اینڈ ٹی کالونی ہری پور ہزارہ کی تشکیل

ہری پور ربیہ ر ٹی اینڈ ٹی کالونی ہری پور ہزارہ میں اس وقت تک کسی مؤثر طریقے سے اس کام کے سلسلے میں کمی محسوس ہو رہی ہے۔ چند مخلص رفقاء کے ذہن میں اس بارے میں کئی آرا، اور تجاویز آئیں آخر یہ خواہش بر آئی۔ نوجوانوں پر مشتمل ایک تنظیم "شبان ختم نبوت" کے نام سے معرض وجود میں لائی گئی۔ ہری پور موضع درویش کے روحانی پیشوا اور تحریک ختم نبوت کے ایک عظیم مجاہد جناب حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب فاضل دیوبند کی سرپرستی میں باقاعدہ تنظیم تشکیل دی گئی

جس کے عہدیدار یہ ہیں۔

صدر جناب خالد اقبال صاحب۔ سینئر نائب صدر خورشید احمد صاحب۔ نائب صدر بشارت اقبال صاحب۔ شاہد نواز، محمد ظہور خان صاحب۔ جنرل سیکرٹری اورنگزیب مغل صاحب۔ ڈپٹی جنرل سیکرٹری سید منظر حسین شاہ۔ ایڈیشنل جنرل سیکرٹری تنویر حسین صاحب۔ جائنٹ سیکرٹری شفیق احمد محمود۔ رابطہ سیکرٹری محمد شفیق، زبیر خان، افضل شاہ۔ سیکرٹری نشر و اشاعت تنگیل احمد صاحب۔ خزانچی سجاد یوسف، بابر خان صاحب سیکرٹری نشر و اشاعت روزنامہ نوید احمد صاحب۔ آفس سیکرٹری قادری عمر خان صاحب، نعیم صاحب۔

## طلبہ تنظیم تحفظ ختم نبوۃ گورنمنٹ کالج ملتان کی
## پریس کانفرنس

تنظیم تحفظ ختم نبوت طلبہ کی پریس کانفرنس مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان منعقد ہوئی جس میں تنظیم کے صدر محمد اسلم قریشی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت ایک فتنہ ہے جس کی سرپرستی حکومت کر رہی ہے انہوں نے طلبہ کی توجہ اس امر کی طرف دلائی کہ وہ اپنے کالج میں اس تنظیم کو مضبوط بنائیں۔ اور مرزائیت کے خلاف جہاد جاری رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ واحد جماعت ہے۔ جو کہ غیر سیاسی اور خالص مذہبی ہے۔ اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ مقامی انتظامیہ نے ختم نبوت کے طلبہ کو گرفتار کر کے جمہوریت کی توہین کی ہے۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ اس میں صرف اسلامی نظام ہونا چاہئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مقامی انتظامیہ کو چاہیئے کہ وہ طلبہ کے خلاف مقدمہ واپس لے۔ اور طلبہ کی بلاجواز گرفتاریاں بند کرے۔ جناب محمد متین خالد صدر مجلس تحفظ ختم نبوۃ ننکانہ صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ پولیس میں سے مرزائی آفیسروں کو نکال دیا جائے۔ اور دوسری اہم عہدوں اسامیوں سے ہٹایا جائے کیونکہ قادیانی فتنہ انگریز کی پیداوار ہے

انہوں نے حکومت سے اپیل کی کہ وہ طلبہ کی ناجائز گرفتاریاں بند کرائے۔ مقامی مجلس تحفظ ختم نبوۃ اسماعیل زئی کالونی ملتان کے صدر محمد اختر حمید اور شاہد عثمان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم مرزائیت کا پوری دنیا میں تعاقب کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت مرزائیوں کو خوش کرنے کے لیے طلبہ کی بلاجواز گرفتاریاں کر رہی ہے آخر میں ایک قرارداد کے ذریعے بتایا گیا کہ انتظامیہ طلبہ تنظیم تحفظ ختم نبوت گورنمنٹ کالج بوسن روڈ ملتان کے ۵ طلبہ کے خلاف مقدمہ واپس لے ورنہ طلبہ تنظیم ختم نبوت پورے ملک میں مظاہرے کرے گی۔ جس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔

جملہ امراض کا شافی علاج
مجرب سرمہ ہم پلہ ممیرا
جو کہ پچاس سال سے تیار ہو رہا ہے پیدائشی اندھے پن کے سوا جملہ امراض چشم مثلاً دھند، جالا، غبار، سرخی، پانی کا بہنا اور ضعف بصارت کیلئے اکسیر ہے۔ ہزارہا اشخاص شفایاب ہو چکے ہیں۔
قیمت فی شیشی چار روپے پیکنگ خرچہ ڈاک بارہ روپے
مقامی لوگ دفتر انجمن فیض اسلام ٹرنک بازار سے حاصل کریں۔
ڈیلرز میسرز اصغر علی و اولادہٗ.... کرین عربین گلف، ڈیلرز طبیب این ایم شیر جالان روڈ جکارتہ انڈونیشیا
ہر قسم کی معلومات و مشورہ کے لئے جوابی لفافہ ارسال کریں
تیار کردہ: انمول دواخانہ موری گیٹ
قصور پاکستان

## باغ وبہار میں ایک شخص مرزائیت سے توبہ کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا

باغ وبہار (تحصیل خانپور) مشہور ومعروف قصبہ ہے جہاں قلیل مقدار میں قادیانی آباد ہیں، واضح ہو کہ ملک کے دوسرے حصوں کی طرح باغ وبہار میں بھی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ اور تبلیغ کا کام بطریق احسن سرانجام دیا جا رہا ہے۔ نماز جمعہ کے موقع پر ایک شخص مبشر احمد جامع مسجد موسیٰ والا میں آیا اور مرزائیت سے توبہ کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔ جونہی مبشر احمد نے اسلام قبول کیا پوری فضا ختم نبوت کے نعروں سے گونج اٹھی۔ اس نے واضح اعلان کریں حضور سرور کائنات کو خاتم النبیین مانتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کافر دجال، کاذب اور دائرہ اسلام سے خارج تھا پھر اس نے تمام مسلمانوں کیساتھ نماز جمعہ ادا کی آخر میں اس کیلئے دعا کی گئی کہ اللہ اسے مذہب اسلام میں ثابت قدم رکھے اور اسکے تمام پچھلے گناہ معاف فرمائے آمین۔

## باغ وبہار میں ایک اور قادیانی مسلمان ہو گیا

باغ وبہار (تحصیل خانپور) میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت تبلیغ کا کام جاری ہے جس کے نتیجے میں ایک اور قادیانی محمد رمضان نے قادیانیت سے توبہ کر لی اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔ اس نے حلفاً اقرار کیا کہ میں نبی کریم کو آخری نبی مانتا ہوں اور غلام احمد مرزا کو جھوٹا۔ مکار دجال۔ کاذب، کافر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج مانتا ہوں۔ رمضان کا نام بدل کر عبدالرحمن رکھ لیا ہے۔ آئندہ کوئی شخص اسے مرزائی کے نام سے موسوم نہیں کریگا

## گھسیٹ پورہ میں ۳ قادیانیوں نے اسلام قبول کر لیا۔

گھسیٹ پورہ کلاں تحصیل چک جھمرہ ضلع فیصل آباد کے عظیم الشان اجتماع میں ۳ قادیانیوں کا قبول اسلام پروفیسر طاہر محمود صاحب پرنسپل زیدہ اللہ والا کے دست مبارک پر چک جھمرہ عبدالمجید، منیر الدین اور عبدالمجید کی بیوی نصیر احمد نے قادیانیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لیا اور انہوں نے قادیانیت سے مکمل بیزاری کا اظہار کیا۔

# ہارون آباد میں مسلمانوں کی بیداری اور کامیابی

رپورٹ محمد اشرف ہارون آباد

ہارون آباد کے نزدیک چک ۹۳۔ ۶۔ آر میں ایک قادیانی وکیل ریاض قمر ایڈووکیٹ نے شعائر اللہ اور قرآنی آیات کی توہین کا ارتکاب کیا نیز وہ مسلمانوں کے خلاف اپنے مرزائی ڈیرے میں تقریریں کرتا تھا۔ اپنے مرزائی ڈیرے میں آذان دلواتا تھا، جس سے مسلمانوں میں سخت اشتعال تھا۔ قریب تھا کہ حالات کنٹرول سے باہر ہو جائیں لیکن علاقہ ہارون آباد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر مولانا محمد صدیق، بہاولنگر کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل عاصم، صدر انجمن سپاہ صحابہؓ مفتی عبدالخالق مدرس ومفتی مدرسہ تعلیم القرآن، مولانا علی احمد مدرس مدرسہ ہذا، ڈاکٹر میاں احسان باری، انجمن سپاہ صحابہؓ کے جنرل سیکرٹری محمد اشرف ضیاء، عبدالعلیم ضیاء، غلام مہر علی تبسم، عبدالرحیم طاہر، محمد شفیع، راؤ عابد علی، عبدالقادر قریشی، امین شاہین، عبدالقیوم قریشی نے مقامی انتظامیہ کو متوجہ کیا، انتظامیہ نے حالات کے پیش نظر اس کے خلاف مقدمہ درج کر کے گرفتار کرنے کے لئے ایس۔ ایچ۔ او فقیروالی کو لکھا لیکن اس نے پس وپیش کی۔ مولانا محمد قاسم قاسمی، حکیم محمد اسماعیل عاصم نے گرفتار کرنے پر مجبور کر دیا اور اسے ہارون آباد حوالات میں بند کر دیا۔ جس سے پورے علاقے کے قادیانیوں میں زبردست کہرام برپا ہو گیا اور انہوں نے اس کی ضمانت کے لئے کوششیں تیز کر دیں۔ اے سی ہارون آباد جناب محمد ممتاز علی کے پاس اس کی ضمانت کے لئے گئے تو انہوں نے ضمانت لینے سے انکار کر دیا۔ کیس بہاولنگر میں مجسٹریٹ مسعود اکبر علی کی عدالت میں گیا، بحث ہوئی، مسلمان وکلاء نے قادیانیوں کے وکیلوں کے چھکے چھڑا دیئے، انہوں نے بھی ضمانت لینے سے انکار کر دیا۔ قادیانیوں نے قادیانی نواز وکلاء سے مل کر اے۔ سی ہارون آباد کے خلاف قرارداد منظور کرانے کی کوشش کی، یہاں بھی انہیں ذلت اٹھانا پڑی، اس صورت حال کی وجہ سے وکلاء آپس میں گتھم گتھا بھی ہو گئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور انجمن سپاہ صحابہؓ کے رہنماؤں نے انہیں صحیح صورت حال سے آگاہ کیا۔ بعد ازاں جمعہ کے دن تمام مساجد میں اے سی ہارون آباد کے اقدام کی پرزور حمایت کی گئی۔

## جامعہ قاسم العلوم فقیروالی کے مہتمم مولانا محمد قاسم قاسمی کے ہاتھوں ۳ قادیانیوں کا قبول اسلام

فقیروالی (نامہ نگار) چک ۱۰۲/۳ سکیس آر نزد فقیروالی میں کافی عرصے سے مرزائی آباد ہیں، ان کی اپنی علیحدہ عبادتگاہ (مرزا واڑہ) موجود ہے کئی دفعہ تبلیغ اسلام کے سلسلے میں مدت سے علماء کرام بھی تشریف لے جاتے رہے ہیں۔ سنہ ۱۹۷۴ء کی تحریک میں مرزائیوں کا مکمل اقتصادی بائیکاٹ بھی کیا گیا وہاں کے مسلمان بڑے غیور دین سے والہانہ شفقت رکھنے والے ہیں۔ مولانا محمد قاسم قاسمی مہتمم جامعہ قاسم العلوم فقیروالی ضلع بہاولنگر کی مساعی جمیلہ سے ان کے ہاتھوں تین قادیانیوں مسمیان فیض احمد ولد حسن محمد۔ منیر احمد ولد فیض احمد۔ رشید احمد ولد فیض احمد نے اسلام قبول کیا۔ انہوں نے تحریری طور پر بھی لکھ دیا کہ ہم مرزا غلام احمد قادیانی کو کذاب دجال ملعون اور مرتد سمجھتے ہیں۔ ان کے جملہ متبعین کو بھی دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا آخری نبی و رسول سمجھتے ہیں۔ آئندہ کے لیے ہمارا مرزائیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ڈاکٹر فرزند علی، ماسٹر محمد عاشق و ماسٹر محمد افضل و دیگر معززین دیہہ نے ان کو مسلمان ہونے پر مبارکباد دی ہے اور ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا ہے آخر میں مولانا قاسمی نے ان کی استقامت و ثابت قدمی کے لیے دعا کی۔

## عالمی مجلس چونیاں کا تعزیتی اجلاس،

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چونیاں کا تعزیتی اجلاس زیر صدارت محمد اسلم عظیم جنرل سیکرٹری مجلس ختم نبوت دفتر مجلس ہذا میں ہوا جس میں خطیب پاکستان مقرر شیریں بیاں واعظ خوش الحان حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔

## کوٹری میں قادیانی انڈسٹری کی لوٹ کھسوٹ

یونائیٹڈ ووڈ ورکس اینڈ الائیڈ انڈسٹری واقع کوٹری پلاٹ ۸۰۸ یہ مل قادیانیوں کی ہے۔ اس مل کا مالک کلیم اللہ خان گوندل فیصل آبادی ہے۔ اس مل میں فرنیچر کا کام ہوتا ہے اس مل میں تمام کام گورنمنٹ کے اداروں کے ساتھ ہے خصوصاً حکومت کے جتنے تعلیمی ادارے ہیں ان کا جملہ فرنیچر اسی مل میں تیار ہوتا ہے۔ گورنمنٹ جب اس مل سے کام کا آرڈر دیتی ہے تو پہلی شرط ہوتی ہے کہ اصل اور صحیح قسم کی شیشم کی لکڑی کا مال ہو۔ اور شیشم کی لکڑی سے فرنیچر تیار کیا جاتا ہے۔ لیکن اس مل کے قادیانی گورنمنٹ کے اداروں کو بجائے شیشم کی لکڑی کے کلر بیول کی لکڑی جو بالکل ناقص لکڑی ہے اس کا مال تیار کر کے دیتے ہیں۔ اس کے ثبوت ہمارے پاس موجود ہیں۔ یہ مل کئی بار بلیک لسٹ ہو چکی ہے اور کئی نام اس کے بدلے جا چکے ہیں کبھی یہ مل یونائیٹڈ ووڈ ونیر۔ اور کبھی یونائیٹڈ ووڈ ٹریڈنگ کارپوریشن یہ مل کروڑہا روپیہ کا نقصان گورنمنٹ کو دے چکی ہے۔ اور اگر کسی مسلمان باضمیر ملازم نے مل مالکان کے گھپلے کے خلاف آواز بلند کی تو اس کو فوراً نوکری سے ڈسمس کر دیا حال ہی میں عرفان احمد ولد محمد رمضان ساکن داڑہ امام دین فرقی ڈاکخانہ کچی کوٹھی ماتا نوالہ تحصیل وضلع شیخوپورہ جو انتہائی قابل اور باصلاحیت نوجوان ہے۔ اس نے اصلی مال میں ملاوٹ کرنے سے انکار کیا تو اس کو مل سے نہ صرف نکالا بلکہ اس کی تنخواہ دینے سے بھی انکار کر دیا۔ عرفان احمد دفتر ختم نبوۃ حیدرآباد میں آیا اور اس نے آکر اپنی دردمندی کی داستان سناتی۔ کہ جس ملک کو مسلمانوں نے خون جگر دے کر بنایا تھا آج اس کو قادیانی بڑی بے دردی سے لوٹ رہے ہیں۔ اور غریب بے بس مسلمان مزدوروں کو قادیانی بنانے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ جب میرے ساتھ بھی انہوں نے یہی حربہ استعمال کیا تو میں نے ان کو جواب دیا کہ میں ہزارہا نوکریاں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر قربان کر سکتا ہوں مگر میں بے ایمانی کروں گا، اور نہ قادیانی بنوں گا۔ تو مجھ کو مل سے نکال دیا گیا۔ اور تنخواہ بھی نہیں دی حکومت سندھ سے پرزور اپیل ہے کہ ایسے مل مالکان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

## قادیانیت سے توبہ

ٹالپی (نمائندہ ختم نبوۃ) مسمی عبدالرشید ولد میاں شمشیر گوٹھ محمد آباد نزد ٹالپی نے برضا و رغبت حافظ منیر احمد، صدر عالمی مجلس ٹالپی کے دست حق پرست پر قادیانیت سے توبہ کر لی ہے۔ عبدالرشید کوٹ مرز ضلع جھنگ کا سکونتی ہے۔ اس نے اپنے بیان میں اعلان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا اقرار کرتا ہوں۔ اور اعلان کرتا ہوں کہ مرزا قادیانی ولد غلام مرتضیٰ کافر مرتد زندیق اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ نیز میرا آئندہ قادیانیوں کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

## سرگودھا میں سٹوڈنٹس شبان ختم نبوت کا قیام

سرگودھا میں سٹوڈنٹس شبان ختم نبوت کا قیام عمل میں آیا ہے۔ جس کا مقصد طالب علموں کو مرزائیوں کے چنگل سے بچانا ہے۔ اس سلسلے میں مورخہ ۲۸ ستمبر کو پہلا سٹوڈنٹ تربیتی کنونشن گلوٹ منڈی سرگودھا میں ہوا۔ جس کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ کلام پاک جناب حافظ عبدالرحمٰن صاحب نے پڑھا اس کے بعد طالب علم جناب محمد صدیق صاحب نے مسئلہ ختم نبوت پر طلباء سے خطاب کیا۔ علاوہ ازیں طالب علم جناب منصور علی بلوچ نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزائی نہ صرف حضور کے دشمن ہیں بلکہ ہمارے ملک کے بھی دشمن ہیں جناب مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ زیادہ سے زیادہ طالب علموں کو مسئلہ ختم نبوۃ سے روشناس کرائیں انہوں نے طلباء کو تلقین کی کہ وہ دفاع ختم نبوت کے ساتھ ساتھ اپنی تعلیم پر بھی بھرپور توجہ دیں۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب منصور علی بلوچ نے انجام دیئے۔ اس کے بعد عہدیداران کا انتخاب کیا گیا اور طلباء کے متفقہ فیصلے سے مندرجہ ذیل طلبہ کو عہدیدار مقرر کیا گیا۔

سرپرست مولانا محمد اکرم طوفانی۔ صدر حاجی اشفاق احمد۔ نائب صدر محمد صدیق صاحب جنرل سیکرٹری خالد جاوید جوائنٹ سیکرٹری منصور علی بلوچ۔ سیکرٹری نشر و اشاعت غلام رسول صاحب، جعفر عباس صاحب اور رضا زمان محمد ارشد۔

## سرگودھا میں شہادت فاروق اعظمؓ پر شبان ختم نبوت کا جلسہ

سرگودھا شبان ختم نبوت سرگودھا کے زیر اہتمام سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کے سلسلہ میں ایک محفل منعقد کی گئی جس میں قرآن خوانی کی گئی اور سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خصوصاً اور دیگر شہداء کو عموماً ایصال ثواب کیا گیا۔ اس موقع پر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی پر روشنی ڈالی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاحی خدمات کو سراہا گیا۔

## صدیق آباد میں تعزیتی اجلاس

ربوہ: دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی میں ایک تعزیتی اجلاس ہوا جس میں مولانا عبدالشکور صاحب دین پوریؒ کی وفات پر اظہار افسوس کیا گیا۔ خطیب جامع مسجد محمدیہ ربوہ مولانا خدا بخش نے مولانا دین پوریؒ کی وفات کو عظیم المیہ قرار دیا۔ اور ان کی دینی خدمات کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ اور ان کے ایصال ثواب کے لیے مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی کے طلباء نے قرآن خوانی کی، اور مولانا دین پوریؒ کے لیے دعا مغفرت کی گئی۔

## بازار دوالگراں قصور کے دکانداروں نے "عشق رسول" کا ثبوت دیتے ہوئے شیزان کا بائیکاٹ کر دیا

قصور (نامہ نگار ختم نبوت) اتحاد کمیٹی بازار دوالگراں قصور کا ایک اجلاس زیر صدارت چوہدری عبداللہ خان ہارڈ ویئر مرچنٹ منعقد ہوا۔ راجہ جنرل سٹور کے راجہ عبدالحفیظ نے تجویز پیش کی کہ ہماری کمیٹی کو شیزان کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا چاہیے کیونکہ شیزان کی ایک بوتل میں ۲۰ پیسے کے حساب سے رقم مرزائیت کی تبلیغ کے لیے قادیانی جماعت کے فنڈ کے لیے جاتی ہے۔ اور اس طرح قادیانی مسلمانوں کے پیسوں سے قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ راجہ عبدالحفیظ کی اس تجویز کو کمیٹی کے ارکان نے بالاتفاق منظور کیا۔ اور وعدہ کیا کہ آج کے بعد بازار دوالگراں میں شیزان کی کوئی آئٹم استعمال نہیں ہوگی۔ بازار دوالگراں کے بیکری اور بوتلوں والے دکانداروں نے بھی یقین دلایا کہ آئندہ وہ شیزان کی کوئی آئٹم فروخت نہیں کریں گے۔

## حافظ محمد ثاقب صاحب کو صدمہ

• حافظ محمد ثاقب کی جواں سال صاحبزادی حافظہ محمد اطہر کی بیوی حرکت قلب بند ہوجانے سے انتقال کر گئی۔

إنا لله وإنا إليه راجعون

ان کی نماز جنازہ مولانا سعید الرحمٰن انوری خلف الرشید حضرت مولانا محمد صاحب انوری قدس سرہ العزیز فیصل آبادی نے پڑھائی۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائیں۔ حافظ محمد ثاقب اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

## لودھراں میں یوم امیر شریعتؒ منایا گیا۔

لودھراں (نمائندہ خصوصی) مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۸۷ء کو جناح ہال (ٹاؤن ہال) لودھراں میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا "یوم بخاری" منایا گیا اجلاس کی صدارت شیخ جان محمد ایڈووکیٹ لودھراں نے کی۔ اجلاس میں خواجہ عبدالحمید بٹ (ساتھی حضرت امیر شریعتؒ) نے حضرت امیر شریعت کے کارنامے اور ان کے ذاتی حالات

بیان کیے۔ مولانا نور محمد مجاہد نے آپ کی سیرت و کردار پر روشنی ڈالی۔ مولانا محمد موسیٰ صاحب نے ان کے سوانح حیات بیان کیے۔

## عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس جابہ

گزشتہ دنوں جابہ ضلع خوشاب میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں علاقہ کے لوگوں نے کثرت سے شرکت کی۔ پہلی نشست صوفی احمد بخش چشتی کی نعت سے شروع ہوئی۔ دوسری نشست سے مناظر ختم نبوت مولانا قاضی اللہ یار اور قاری محمد سعید عثمانی آف تلہ گنگ نے خطاب کیا۔ قاضی صاحب نے مسئلہ ختم نبوت پر مفصل خطاب کیا۔ اور قرآن و حدیث کی روشنی میں مسئلہ ختم نبوت کو واضح کیا۔

آخری نشست سے خطیب ربوہ مولانا خدا بخش اور خطیب ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا۔ مولانا خدا بخش نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر بیان کیا۔ ربوہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کارکردگی سے عوام کو آگاہ کیا۔ حکومت سے مطالبہ کیا کہ ربوہ میں قادیانیوں کی عبادت گاہوں اور مکانات سے قرآن کی آیات اور کلمہ طیبہ کو ہٹایا جائے۔ کیونکہ یہ توہین ہے اور مسلمان قرآن کریم اور کلمہ طیبہ کی توہین برداشت نہیں کر سکتے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ عالمی مجلس ختم نبوت سے بھرپور تعاون کریں۔ مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں پھیل چکی ہے اور ہر مقام پر قادیانیوں کا تعاقب جاری رکھیں گے انہوں نے کہا کہ یورپی ممالک میں قادیانیوں کا تعاقب کرنے کے لیے لندن میں جماعت نے اپنا دفتر قائم کر لیا ہے۔

آخر میں خطاب حضرت مولانا قاضی اللہ یار صاحب اور مولانا محمد اکرم طوفانی نے کیا۔ کانفرنس کی صدارت حافظ نجیب الدین صاحب نے کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض حافظ عبدالرحمٰن صاحب نے انجام دیئے۔

## ختم نبوت یوتھ فورس کی طرف سے مولانا محمد اسلم قریشی کیس کے سلسلہ میں جائزہ کمیٹی کی تشکیل

سیالکوٹ (رپورٹر) ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کی مجلس عاملہ کا جامع الکوثر سیالکوٹ میں ایک ہنگامی اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت ختم نبوت یوتھ فورس کے مرکزی صدر صاحبزادہ سلطان منیر نے کی۔

اجلاس میں اس بات پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا کہ ساڑھے چار سالہ طویل عرصہ گذر جانے کے باوجود حکومت مولانا اسلم قریشی کو بازیاب نہیں کر سکی۔ اجلاس میں ایک جائزہ کمیٹی تشکیل دی گئی جو مولانا اسلم قریشی کے نہ ملنے کے عوامل اور اسباب کا جائزہ لے کر آئندہ کے لیے لائحہ عمل مرتب کرے گی۔ اس سلسلے میں جائزہ کمیٹی مولانا خان محمد اور مولانا فضل الرحمٰن سے بھی رابطہ قائم کرے گی۔ جائزہ کمیٹی صہیب اسلم قریشی، صاحبزادہ سلطان منیر، منصور الحق رانجھا اور عباس عابد پر مشتمل ہوگی۔ جائزہ کمیٹی کا پہلا اجلاس ۹ ستمبر کو جامع الکوثر میں ہوگا۔ اجلاس میں تنظیم کو متحرک اور مؤثر بنانے کے لیے ایک رابطہ کمیٹی بھی تشکیل دی گئی جس میں، عبیدالرحمٰن قریشی، عبدالغفور حقانی اور منظور حسین شہباز شامل ہیں۔ اور اس میں فیصلہ کیا گیا کہ ختم نبوت یوتھ فورس مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ سے ہر ممکن تعاون کرے گی اس ضمن میں صہیب اسلم قریشی، سلطان منیر، شہزادہ الیاس خلجی منصور الحق رانجھا، منظور حسین شہباز، محمد سعید ذکی اور غلام مرتضیٰ فاروقی پر مشتمل سات رکنی وفد مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کی طرف سے طلب کیئے گئے اجلاس میں شرکت کرے گا۔

## شاہ ختم نبوۃ سائیں محمد حیات پسروری کیلئے دعا مغفرت

لودھراں (نمائندہ ختم نبوت) مقامی مجلس تحفظ ختم نبوت لودھراں نے شاہ ملک و ملت و محافظ ختم نبوت سائیں محمد حیات پسروری کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کیا۔ ان کے لیے دعا مغفرت کی گئی۔ اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

KHATME NUBUWWAT
( AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE )
Registered No. M-166

# نعت شریف

از محمد شریف خاں منتظرؔ درانی
کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ

یارب مری آنکھوں میں سما جائے مدینہ
مُدّت سے مرے دِل میں ہے تمنّائے مدینہ

خالی ہے ترا دامنِ دِل عشقِ نبیؐ سے!
پتّھر ہے وہ دِل جس میں نہ ہو ولائے مدینہ

کیا خوُب گُلستانِ محمّدؐ ہے جہاں میں
یارانِ نبیؐ سارے ہیں گلہائے مدینہ

کشتِ دِل ویران اگر سُوکھ رہی ہو!
سیراب اُسے کرتا ہے دریائے مدینہ

کیا شان ہے مسجدِ نبویؐ کی جہاں میں
مندر کو کلیسا کو، شرمائے مدینہ

سینے سے لگالوں کہ میں آنکھوں میں چھپالوں
گر خواب کی دُنیا میں نظر آئے مدینہ

اے منتظرؔ خستہ جگر، خوُب پیو تم!
توحید سے لبریز ہے مینائے مدینہ

---

مرسلہ: محمد یوسف رانا فاروق چوک کروڑ